تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اَسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ   لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم   ۴ تا ۱۰ جون ۱۹۹۸ء   مدیر : حافظ عاکف سعید

"تندیٔ بادِ مُخالف سے نہ گھبرا اے عقاب"

ایک بندۂ مومن جس ماحول میں ایمان اور عمل کی منزلیں طے کرتا ہے وہاں کوئی خلا نہیں ہوتا۔ اگر اس کا ایک مخصوص نظریہ ہے تو اسی معاشرے میں اور بھی نظریات کارفرما ہیں' جہاں اس کا ایک مسلک ہے وہاں دوسرے مسالک کے لوگ بھی موجود ہیں۔ یہ دُنیا مختلف نظریات کی ایک آماجگاہ ہے اس لئے یہاں کشمکش تو ہو کر رہے گی!!

اہل کفر اپنے نظریات کے دِفاع میں صبر اور اہل شرک اپنے معبودانِ باطل کے لئے اِیثار کا وطیرہ اپنائیں گے' اے اہل ایمان! تمہیں اللہ اور اُس کے دین کی سربلندی کے لئے صبر کرنا ہے' اور صبر میں ان سب معاندین پر بازی لے جانا ہے۔ جب تک تم انہیں مقابلۂ صبر میں نیچا نہ دکھاؤ گے' آگے نہ بڑھ سکو گے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس تصادم' کشمکش اور ٹکراؤ میں تمہارا صبر دوسروں کے صبر پر سبقت لے جائے' تمہارا ایثار و قربانی دوسروں سے بڑھ جائے' تم اپنے مقصد کے حصول کے لئے جان و مال نچھاور کرنے میں دوسروں پر سبقت لے جاؤ۔ اگر تم نے صبر و مصابرت کا یہ طرزِ عمل اختیار کیا تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔

.... ارشاد ربانی ہے : "ولقد فتنا الذین من قبلھم" کہ ہماری تو یہ سنت ثابتہ' مستقل طریقہ اور قاعدہ رہا ہے کہ جس نے بھی ایمان کا دعویٰ کیا ہم نے اسے جانچا' پرکھا' اسے امتحانات اور آزمائشوں سے دوچار کیا تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ یہ مضمون قرآن مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے کہ ابتلاء و آزمائش تو لازماً آئے گی' چنانچہ سورۂ بقرہ کی آیت ۲۱۴ میں فرمایا : "اے مسلمانوں کیا تم نے یہ گمان کیا تھا کہ جنت میں بآسانی داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تو تم پر وہ حالات وارد ہی نہیں ہوئے جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر آئے تھے"..... لہٰذا ایمان کی اس راہ میں قدم رکھو تو ذہنی طور پر تیار ہو کر کہ آزمائشوں اور امتحانات سے گزرنا ہو گا' تکالیف اور مصائب تو اس راہ کے سنگ ہائے میل ہیں اور یہ سب چیزیں اہل ایمان کو جانچنے اور نکھارنے کا ذریعہ ہیں۔ بادِ مخالف کی تندی سے گھبرانے کی بجائے اسے خوش آمدید کہنا چاہئے کہ' ع "یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے"۔

(اقتباس از : "صبر و مصابرت' سورۃ العنکبوت کی روشنی میں" مولف : ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ)

شمارہ : 21   قیمت : 2 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

عاکف سعید

جس نے پھر بھی کھیت نہ سینچا وہ کیسا دہقان!

۲۸ مئی کا دن اہل پاکستان کے لئے ہی نہیں' پورے عالم اسلام کے لئے یادگار کی حیثیت رکھتا ہے کہ اس روز پاکستان یکے بعد دیگرے پانچ کامیاب ایٹمی تجربے کر کے عالمی ایٹمی قوتوں کی صف میں شامل ہو گیا۔ اور وہ اسلامی بم جس کی تیاری کا غلغلہ تھا اور جس کے تصور سے اغیار تھرتھر کانپتے تھے اور جس کے اندیشے کے پیش نظر پچھلے دس برسوں کے دوران پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو cap کرنے اور رول بیک کرنے کے لئے امریکہ اور اس کے حواری ممالک نے تمام جتن کر دیکھے تھے' بالآخر ایک حقیقت واقعہ کی صورت میں جلوہ آراء ہوا اور عالمی طاقتوں کی جانب سے اسے روکنے کی تمام کوششیں دھری کی دھری رہ گئیں —— بلاشبہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اس معاملے میں نہایت کٹھن امتحان سے دوچار تھے' دونوں دباؤ نہایت شدید تھا اور دونوں طرف صورتوں میں مثبت اور منفی دونوں طرح کے امکانات کا اژدھام تھا' لیکن یہ اہل پاکستان پر اللہ کا خصوصی فضل نہیں تو اور کیا ہے کہ اس نے میاں نواز شریف کو صحیح اور بروقت فیصلہ کرنے کی ہمت اور جرأت عطا فرمائی اور توقعات کے عین مطابق یہ ایٹمی دھماکہ مسلمانان پاکستان میں ایک نیا جذبہ اور نئی روح پیدا کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ فللہ الحمد والمنہ

عالم اسباب میں اس جرأت مندانہ فیصلے کا اصل کریڈٹ بلاشبہ میاں نواز شریف کو جاتا ہے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ وہ زبردست عوامی دباؤ اگر اس کی پشت پر نہ ہوتا جس نے میاں نواز شریف کی سوچ کے رخ کو معین کرنے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا' تو نواز شریف صاحب کے لئے صحیح فیصلے تک پہنچنا بہت مشکل ہو جاتا۔ اس اعتبار سے میاں صاحب کے ساتھ ساتھ وہ تمام دینی و سیاسی رہنما اور صحافی و دانشور حضرات بھی' جن میں ایڈیٹر نوائے وقت جناب مجید نظامی کا نام یقیناً بہت نمایاں ہے' ہمارے شکریے اور مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے رائے عامہ کو ہموار کرنے میں موثر خدمت سرانجام دی۔

ہمارے نزدیک یہ اللہ کی خصوصی مشیت اور اس کی وسیع تر پلاننگ کا مظہر تھا کہ یک بیک حالات نے ایک ایسا ٹرن لیا کہ ہماری حکومت کے لئے ایٹمی قوت کے اظہار کے سوا کوئی چارۂ کار باقی نہ رہا۔ بھارت میں واجپائی کو اگر آج یہ الزام دیا جا رہا ہے کہ اس کی غلط حکمت عملی کے باعث پاکستان ایٹمی دھماکہ کرنے پر مجبور ہوا' یہ تو کوئی قابل تعجب بات نہیں ہے۔ بی جے پی نے برسراقتدار آتے ہی نہایت ڈھٹائی کے ساتھ یکے بعد دیگرے پانچ ایٹمی دھماکے کر کے بھارت کے اندر جو بے پناہ عوامی حمایت حاصل کر لی تھی اُس کے غبارے سے ہوا اب نکل چکی ہے۔ اُس کے اس طرز عمل کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ پاکستان کو بھی جوابی ایٹمی دھماکہ کرنے کا جواز حاصل ہوا بلکہ بتدریج ایسے حالات پیدا ہوتے چلے گئے کہ پاکستان کے لئے ہر نوع کے بیرونی دباؤ کو نظرانداز کر کے ایٹمی دھماکہ کرنا ناگزیر ہو گیا۔

ایٹمی قوت کا یہ مظاہرہ جو سورۃ الانفال میں وارد شدہ قرآنی ہدایت کے عین مطابق تھا' حسب توقع اپنے جلو میں بے شمار برکات بھی لایا۔ دھماکے سے قبل قوم کی نہایت عظیم اکثریت کا اس امر پر متفق ہونا تو غیر معمولی طور پر تعجب خیز تھا ہی' دھماکے کے بعد پورے عالم اسلام میں اس واقعے پر غیر معمولی مسرت کا اظہار' پاکستان کے عزت و وقار میں غیر معمولی اضافہ' پوری پاکستانی قوم میں اک ولولہ تازہ کا پیدا ہونا اور ممکنہ معاشی پابندیوں کے مقابلے میں حکومتی سطح پر سادگی اختیار کرنے کا قابل قدر مظاہرہ' اسلامی بم کی برکات کا منہ بولتا ثبوت ہیں —— تاہم ہمارے نزدیک اس سارے معاملے کا سب سے زیادہ خوش آئند پہلو یہ ہے کہ ہم نے بحیثیت قوم اپنی پچاس سالہ تاریخ میں پہلی بار عالمی طاقتوں اور بالخصوص امریکہ کے شدید ترین دباؤ کو مسترد کر کے ایک زندہ' آزاد اور بالغ نظر قوم ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا ہے اور اس طرح بحمداللہ مملکت خداداد پاکستان میں قرآن و سنت کی غیر مشروط بالادستی کے قیام یا بالفاظ دیگر "دستور خلافت کی تکمیل" کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ اسی امر کی جانب امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان نے میاں نواز شریف کو ایک اخباری اشتہار کے ذریعے متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے جس کا عکس صفحہ ہذا پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ہم اگر اسلامی بم کے معاملے میں امریکی دباؤ کو مسترد کر سکتے ہیں اور اس حوالے سے تمام معاشی پابندیوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں تو سودی نظام کے خاتمے کے ذریعے اللہ اور رسول کے خلاف جاری جنگ کو بند کرنے اور دستور میں قرآن و سنت کی غیر مشروط

میاں محمد نواز شریف!

ایٹمی دھماکے مبارک!!

اور آپ کی ہمت و جرأت کو سلام!

لیکن جب امریکہ کی مرضی کے خلاف یہ اقدام کر لیا ہے
تو اب کسی بھی داخلی یا خارجی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر

قرآن و سنت کی مکمل بالادستی کی دستوری ترامیم —— اور سود کے کامل انسداد

کا لازمی اور خالص **دینی دھماکہ** بھی فوراً کر گزریئے!

تاکہ آئندہ پیش آنے والی مشکلات کے ضمن میں
اللہ تعالیٰ کی بھرپور تائید و نصرت کی ضمانت حاصل ہو سکے

خاکسار **اسرار احمد** عفی عنہ

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان

وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر   وہ "حساب" ہم نے چکا دیا

پاکستان کی طرح ہماری ایٹمی صلاحیت بھی عطیہ خداوندی ہے' پاکستان کا بم حقیقتاً اسلامی بم ہے!

دنیائے اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت بنانے کے جرأت مندانہ اقدام پر نواز شریف مبارکباد اور شکریئے کے مستحق ہیں

تائید الٰہی کے حصول کے لئے ایٹمی دھماکوں کے بعد اب قومی سطح پر خالص دینی دھماکہ کرنے کی ضرورت ہے

قوم میں مذہبی فقدان کی اصل ذمہ دار مذہبی سیاسی جماعتیں ہیں

مسجد دارالسلام باغ جناح میں ۲۹ مئی ۹۸ء کو امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطاب جمعہ کی تلخیص

مرتب : نعیم اختر عدنان

حمد و ثنا' تلاوت آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا :

سب سے پہلے میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ سب کو بھی اُسی کا شکر ادا کرنا ہو گا کہ ایٹمی دھماکہ کے حوالے سے پوری قوم کی خواہشات اور امنگیں پوری ہوئیں اور ایک نہ دو' پانچ ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان نے اپنے ازلی اور انتہا پسند دشمن بھارت کا حساب چکا دیا ہے۔ اس موقع پر مجھے فیض احمد فیض کا ایک شعر یاد آ رہا ہے' جو قدرے تصرف کے ساتھ پیش خدمت ہے ؎

مرے چارہ گر کو نوید ہو ' صف دشمناں کو خبر کرو
وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر' وہ "حساب" ہم نے چکا دیا

بھارت اور پاکستان کے مابین جو عظیم فرق و تفاوت پیدا ہو گیا تھا' کم از کم سر دست اس بہت بڑی خلیج کا سد باب ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کے بعد میاں نواز شریف پوری قوم کی طرف سے مبارکباد اور شکریئے کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے شدید عالمی دباؤ کے باوجود پاکستان کو دنیائے اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت بنانے کا جرأت مندانہ قدم اٹھایا۔ اس لئے کہ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران میں وزیراعظم میاں محمد نواز شریف پر بین الاقوامی سطح پر بھی بڑا سخت دباؤ تھا جبکہ اندرون ملک بھی بعض حلقے ایٹمی دھماکہ کرنے کے مخالف تھے جو معاشی' اقتصادی اور مالیاتی معاملات کے حوالے سے ایٹمی دھماکہ کو اس ملک کے لئے درست نہیں سمجھتے تھے' اگرچہ قوم کی عظیم اکثریت جوابی دھماکہ کرنے کے حق میں تھی۔

فرمان نبویؐ ہے کہ "من لم یشکر الناس لا یشکر اللہ" یعنی جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ میں امیر تنظیم اسلامی کی حیثیت سے نواز شریف کے ساتھ اُن کے والد میاں محمد شریف کی ہمت و جرأت کو بھی سلام کرتا ہوں' اس لئے کہ میاں نواز شریف کی ہمت و جرأت کا اصل منبع اور سرچشمہ اُن کے والد محترم ہی ہیں' جن کا دل ملی درد اور دینی جذبات سے معمور ہے۔ میاں محمد شریف صاحب دو مرتبہ اپنے تینوں

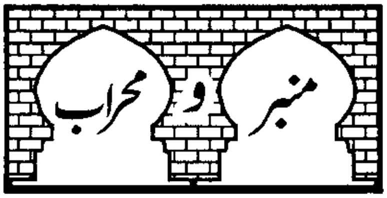

بیٹوں (میاں نواز شریف' میاں شہباز شریف' میاں عباس شریف) سمیت مجھ سے ملاقات کے لئے قرآن اکیڈمی تشریف لا چکے ہیں' ان ملاقاتوں سے ان کی شخصیت کا جو تاثر ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ چاہے دین کا ہمہ گیر اور جامع تصور ان پر واضح نہ ہو تاہم اُن میں بڑا گہرا مذہبی جذبہ موجود ہے۔ میاں شریف کے اس مذہبی جوش و خروش کا یہ عالم ہے کہ ایک ملاقات کے دوران جب میاں شہباز شریف نے یہ کہا کہ سود کے کامل انسداد کے لئے تین سال کی مہلت مناسب ہو گی تو اس پر میں نے کہا کہ دو سال کا عرصہ اس کے لئے کافی ہے' لیکن میاں محمد شریف صاحب نے کہا کہ "نہیں! میں کہتا ہوں ایک سال کے اندر یہ کام مکمل ہونا چاہئے"۔

ایٹمی دھماکہ تو اب ہو چکا ہے' لہٰذا اس کے حق یا مخالفت میں اب دلائل کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ۲۹ مئی کو لاہور پریس کلب کے زیر اہتمام "ایٹمی دھماکہ کرنا چاہئے کہ نہیں" کے موضوع پر مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی' جس میں مجھے بھی دعوت دی گئی تھی۔ مذاکرے کے شرکاء میں صحافی' علمائے دین اور سیاست دان حضرات شامل تھے' اگرچہ میں گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے وہاں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکا لیکن پھر بھی وہاں تین سیکولر ذہن کے حامل صحافیوں کا نقطہ نظر سننے کو ملا۔ اس موقع پر میں نے اپنی گزارشات کے حوالے سے جو تین نکات پیش کئے وہ یہ تھے۔ ایک جرنلسٹ نے کہا کہ اگر دھماکہ ہو گیا تو یہ خالص پاکستان کا بم ہو گا' نہ کہ "اسلامی بم"۔ میں نے اُن کی اس رائے کی نفی کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا بم حقیقتاً اسلامی بم ہو گا' اس لئے کہ پاکستان دنیا کے دیگر ممالک کی طرح کا کوئی عام ملک نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اسلامی دنیا کا کوئی ملک بھی اس نوعیت کا حامل نہیں ہے کہ جو اسلام کے نام پر اور معجزانہ طریقے سے قائم ہوا ہو۔ پاکستان حقیقتاً سلطنت خداداد ہے' اسی طرح پاکستان کی ایٹمی صلاحیت بھی اکتسابی نہیں بلکہ "وہبی" ہے۔ جیسے چھپر پھاڑ کر اللہ تعالیٰ کسی کو دولت عطا فرما دیتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایٹمی صلاحیت اور نامور سائنس دان عبدالقدیر خان عطا کر دیئے۔ چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں سے پورے عالم اسلام کے عوام کی ہمدردیاں پاکستان کو حاصل ہو گئی ہیں' اگرچہ مسلم ممالک کے بعض حکمرانوں کا طرز عمل مختلف ہو سکتا ہے۔ ایٹمی پروگرام کے حوالے سے سعودی عرب جیسے ملک کی پشت پناہی ہمیں حاصل ہے' جو اگرچہ خود "پنجۂ امریکہ" کی گرفت میں ہے۔ میرے نزدیک پاکستان نے ایٹمی صلاحیت کے کامیاب مظاہرہ سے اسلامی دنیا کی طرف سے "فرض کفایہ" ادا کر دیا ہے۔ چنانچہ ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان کو عالم اسلام میں ایک نمایاں اور امتیازی مقام حاصل ہو گیا ہے جو ایک اعتبار سے اگرچہ پاکستان کو پہلے بھی حاصل تھا لیکن اب اس میں ایک جہت کا اضافہ ہو گیا ہے۔ فکری و نظریاتی اعتبار سے پورے عالم اسلام میں پاکستان کا مقام و مرتبہ سب سے بلند ہے۔ علامہ اقبال جیسے عظیم اسلامی

مفکر کا انقلابی فکر بھی اسی خطہ ارضی کی میراث ہے۔ مولانا مودودی کی تصانیف کا ڈنکا پورے عالم اسلام میں بجتا ہے' اسی طریقے سے دعوت رجوع الی القرآن کا عالمی سطح پر نہ صرف چرچا ہے بلکہ اسے "Receive" بھی کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے مولانا انور شاہ کشمیری کا مشہور قول بھی اسی چیز کی عکاسی کرتا ہے کہ "قرآن نازل تو ہوا حجاز میں' اس کی قراءت کا حق ادا کیا مصریوں نے' اس کی کتابت کا حق ادا کیا ترکوں نے اور اسے سمجھنے کا حق ادا کیا ہندیوں نے"۔ رجوع الی القرآن کی یہ دعوت جس کا آغاز شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے ہوا تھا جو بارھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم تھے' اس کو موثر انداز میں پھیلانے اور بیرون پاکستان عام کرنے کا شرف مرکزی انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کو حاصل ہوا ہے۔

عسکری و دفاعی اعتبار سے پہلے بھی پاک فوج کا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوتا تھا' لیکن اب ایٹمی قوت بننے کے بعد پاکستان پوری اسلامی دنیا کا قائد بن گیا ہے۔ بھارتی حکمران جماعت بی جے پی نے بھارتی بم کو "ہندو بم" کہا ہے جبکہ ہمارے بعض صحافی ہمارے بم کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اسلامی بم نہیں ہو گا!۔ پاکستان کے بم کو تو پہلے ہی سے پوری دنیا "اسلامی بم" کا نام دے رہی ہے اور پوری دنیا میں پاکستان کے "اسلامی بم" کی دہشت طاری ہے۔ اس بم کا سب سے زیادہ خوف اسرائیل کو ہے' اس لئے کہ اسے یہ حقیقت معلوم ہے کہ پاکستان تمام عرب ممالک سے بڑھ کر عرب ملک ہے۔ پاکستان میں اسرائیل مخالف جو جذبات موجود ہیں' ایسے جذبات تو خود عرب دنیا میں بھی موجود نہیں ہیں۔ اب تو یہود اور ہنود کا گٹھ جوڑ پوری دنیا کے سامنے واضح ہو چکا ہے۔ ۲۹ مئی ہی کے اخبارات کی خبر ہے کہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کے لئے اسرائیلی طیارے بھارت کی حدود میں بالکل تیار کھڑے تھے جس پر رات ڈیڑھ بجے بھارتی ہائی کمشنر کو وارننگ دینا پڑی۔

بائبل کی اصطلاح میں "Armagdan" اور حدیث نبویؐ کی رُو سے "الملحمة الکبری" کے نام سے تاریخ انسانی کی عظیم ترین جنگ کا وقت بہت قریب آ چکا ہے اور مشرق وسطیٰ میں اس ہولناک جنگ کی بھٹی عنقریب گرم ہونے والی ہے' جس کے آخری مراحل میں یہود اور مسلمان ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوں گے۔ یہود کا قائد المسیح الدجال ہو گا اور مسلمانوں کے قائد حضرت مہدی ہوں گے جن کا تعلق سرزمین حجاز سے ہو گا۔ بقول اقبال "خضر وقت از خلوت دشت حجاز آید بروں" پاکستان اور افغانستان کی اسلامی افواج اس جنگ میں فیصلہ کن کردار ادا کریں گی۔ احادیث نبویہؐ میں بیان کردہ پیشین گوئیوں کے مطابق وہ دو لشکر جن کے بارے میں یہ بشارت موجود ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے بچا لئے جائیں گے ان میں "ایک لشکر وہ ہو گا جو ہندوستان پر حملہ آور ہو گا اور دوسرا لشکر وہ ہو گا جو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ مل کر جنگ کرے گا۔ گویا قرب قیامت کی ان جنگوں میں پاکستان اور افغانستان اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کریں گے۔ ماضی میں بھی مرہٹہ قوت کا خاتمہ اسی خطے کے نامور سپوت احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کی تیسری جنگ میں کیا تھا۔ چنانچہ بدلتے ہوئے عالمی و علاقائی حالات میں پاکستان اور افغانستان کے مابین دوستانہ اور قریبی تعلقات قائم کرنے کے لئے دونوں ممالک کے مابین کنفیڈریشن قائم کی جائے تاکہ پاکستان اور افغانستان غلبہ اسلام کے لئے اپنے موعودہ کردار کو ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

افغانستان اس وقت طالبان تحریک کے ذریعے ایک اسلامی ریاست کی صورت اختیار کر رہا ہے' ملا عمر افغانستان کے امیر المومنین ہیں اور وہ بیعت کی بنیاد پر امیر المومنین کے منصب پر فائز ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہی اسلامی افواج نہ صرف بیت المقدس کو اسرائیلی قبضے سے آزاد کرائیں گی بلکہ اسلام کے عالمی غلبہ کے لئے بھی ہراول دستہ کا کردار ادا کریں گی۔ بھارت کا انتہا پسند ہندو جس کی نمائندگی اس وقت بی جے پی کر رہی ہے' پاکستان اور اسلام دشمنی کی آگ میں جل رہا ہے' اگرچہ تمام ہندو ایک جیسے نہیں ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ایک بہت بڑے ہندو پنڈت نے اعتراف کیا کہ ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں جس "کالکی اوتار" کا ذکر موجود ہے وہ تو حضورؐ کی شخصیت ہیں' جو دنیا میں تشریف لا چکے ہیں۔ آٹھ ہندو پنڈتوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ کالکی اوتار سے مراد کالی کملی والے محمدؐ ہی تو ہیں۔ تاہم ایسے لوگوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں میں ایک طبقہ وہ بھی ہے جو مسلمان دشمنی کی آگ میں جل رہا ہے۔ ہزار سالہ غلامی کا دور انہیں ڈراؤنے خواب کی طرح کبھی نہیں بھولتا۔ پاکستان اور بھارت کے مابین مذہبی سطح پر تناؤ اتنا زیادہ نہیں جتنا کہ یہ قومی سطح پر ہے۔ بھارت کے بم کو اگر "ہندو بم" کہا جا رہا ہے تو پاکستان کے بم کو "اسلامی بم" کہنا غلط نہیں ہے۔

مذاکرہ میں ایک صحافی نے کہا کہ "پاکستانی قوم تو مختلف قومیتوں میں منقسم ہے' لہٰذا ایسی قوم کے لئے ایٹمی دھماکہ کے منفی اثرات ہی ظاہر ہوں گے۔ مذکورہ صحافی کی سوچ کے حوالے سے میں نے کہا کہ یہ درست ہے کہ پاکستانی قوم اس وقت مختلف قومیتوں میں تقسیم ہو چکی ہے لیکن آج سے ساٹھ سال قبل تحریک پاکستان کے زمانے میں یہ منتشر قوم اگر ایک بنیان مرصوص کی شکل میں ڈھل گئی تھی تو اس کی بنیاد مذہبی جذبہ ہی تھا۔ چنانچہ اب بھی پاکستانی قوم مذہبی جذبہ کے ذریعے ہی ایک مضبوط قوم بن سکتی ہے۔ اگرچہ اس حقیقت کے اعتراف کے بغیر چارہ نہیں ہے کہ ہم بحیثیت قوم تاحال مثبت بنیادوں پر اسلام کا مذہبی جذبہ یہاں پیدا نہیں کر سکے اور نہ ہی اس کے آثار نظر آتے ہیں۔

قوم میں مذہبی جذبے کے فقدان کی اصل ذمہ دار ہماری مذہبی سیاسی جماعتیں ہیں۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کی طرف سے انتخابی سیاست میں آ کر کشاکش اقتدار میں حریف بننے سے قوم تقسیم ہو گئی۔ مذہبی جماعتوں کی اس غلط پالیسی کی وجہ سے عوام ان جماعتوں سے مایوس ہو چکے ہیں۔ مثبت مذہبی جذبہ جو اسلام کے ساتھ حقیقی اور واقعی لگاؤ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے' وہ ہمارے پاس موجود نہیں۔ تاہم منفی جذبہ بھی اپنی جگہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ تحریک پاکستان کے جھنڈے تلے اسی منفی مذہبی جذبے کے ذریعے ہم ایک بنیان مرصوص بن گئے تھے۔ یہ ہندوؤں کی بالادستی کا خوف ہی تھا جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو متحد کر دیا تھا۔ چنانچہ بھارت کے ہندوؤں اور پاکستان کے مسلمانوں کے مابین قومی جنگ ابھی جاری ہے۔ ہندو کی نفسیات میں قومی جنگ اس درجے پیوست ہے کہ اندرا گاندھی جیسی لبرل اور سیکولر ہندو خاندان کی عورت بھی سقوط ڈھاکہ کے موقع پر یہ کہے بغیر نہ رہ سکی کہ

"We have avenged our thousend years defeat"

تو فرقہ پرست ہندو کے جذبات کا عالم کیا ہو گا۔ آج سے ۲۷ سال قبل ذوالفقار علی بھٹو جس نعرے پر "قائد عوام" بن کر سامنے آیا تھا وہ اسی منفی جذبے پر مشتمل تھا: "ہندوستان کے ساتھ ہزار سالہ جنگ" اور "ہم گھاس کھائیں گے' ایٹم بم بنائیں گے"۔ انہی ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں عبدالقدیر خان پاکستان آئے اور ایٹمی ٹیکنالوجی میں پیش رفت کا آغاز ہوا۔ قائداعظم کے بعد اگر کوئی عوامی قائد اس ملک میں ابھرا تو وہ ذوالفقار علی بھٹو تھا جو ان نعروں کے ساتھ میدان سیاست میں اترا تھا۔ بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم خطہ کی بالادستی اور چودھراہٹ کے لئے ہیں اور وہ پاکستان کو بھی نیپال اور بھوٹان کی طرح کا ایک ملک دیکھنا چاہتا ہے۔ بھارت کے ان توسیع پسندانہ اور جارحانہ عزائم کی وجہ سے پاکستانی قوم ان شاء اللہ پھر سے متحد ہو جائے گی۔

ایک کہنہ مشق اور معمر صحافی جناب حسین نقی نے اس فورم میں جو بات کی وہ تضاد پر مبنی تھی۔ انہوں نے ایک طرف تو یہ کہا کہ ہندوستان پر پاکستان کے ایٹمی حملہ سے انسانوں کا قتل عام ہو گا جو اسلامی نقطہ نظر سے درست نہیں۔ ویسے بھی پاکستان بھارت کے جس شہر کو بھی اپنے حملہ کا نشانہ بنائے گا وہاں مسلمان بھی کثیر تعداد میں موجود

ہیں 'اُن مسلمانوں کا کیا بنے گا؟ دوسری طرف انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایٹمی صلاحیت تو ایک "ڈیٹرنٹ" ہے' جو کبھی استعمال نہیں ہوتا"۔ میں نے ان کے اس تضاد کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ روس اور امریکہ کے درمیان ممکنہ تیسری عالمگیر جنگ کو اسی ایٹمی اسلحہ ہی نے روکا تھا۔ حسین نقی صاحب نے یہ بھی کہا کہ قوت کا ہونا ہی کافی ہے' اس کا اظہار ضروری نہیں ہے!۔ اُن کی اس رائے کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا کہ قوت کا ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ قوت کا مظاہرہ بھی ضروری ہے' از روئے قرآن "واعدوالھم مااستطعتم...الخ" پھر بھارت کی طرف سے یہ باتیں بھی آ رہی تھیں کہ پاکستان کے پاس ایٹمی صلاحیت موجود ہی نہیں ہے' اگر اس کے پاس یہ صلاحیت ہے تو وہ اس کا مظاہرہ کرے' لہٰذا قوت کا اظہار ضروری ہے۔

ایٹمی دھماکہ کے بعد ملک پر اقتصادی پابندیاں لگیں گی جس کے نتیجے میں ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا۔ سیمینار میں جمعیت العلماء پاکستان (نورانی گروپ) کے انجینئر سلیم اللہ نے وہاں بڑی عمدہ اور مدلل گفتگو کرتے ہوئے واضح کیا کہ مغربی ممالک کی طرف سے عائد کردہ پابندیاں ہمارے لئے باعث رحمت ثابت ہوں گی۔ میری رائے میں پاکستان پر لازماً پابندیاں لگیں گی اور قوم کو مشکلات اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ "ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم" اس عزم و جزم کے بغیر ایٹمی دھماکہ کرنے کا فیصلہ ممکن نہیں تھا۔ قرآن مجید نے تو کئی مواقع پر فرمایا ہے کہ "ان مع العسر یسرا..." "سختیاں برداشت کئے بغیر عظمت و سربلندی حاصل نہیں ہو سکتی۔ بقول مولانا حالی ؎

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
یہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

اگرچہ یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ سختیوں اور مشکلات کے بعد آسانی اور سہولت کا دور لازماً آتا ہے' قرضوں اور امداد کی بندش کے نتیجے میں ملک و قوم پر جو اقتصادی تنگی آئے گی' حقیقت کے اعتبار سے یہ بہت بڑی نعمت غیر مترقبہ بلکہ نعمت مترقبہ ثابت ہو گی۔ گویا ہماری کیفیت اس شعر کے مصداق ہے کہ ؎

تو نے اچھا ہی کیا دوست سہارا نہ دیا
مجھ کو لغزش کی ضرورت تھی سنبھلنے کے لئے

قومی سطح پر خود انحصاری کی پالیسی اپنانے کے لئے غیر ملکی ایڈ کی بندش کا سلسلہ ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ثابت ہو گا۔ یہ غیر ملکی ایڈ درحقیقت "ایڈز" کی بیماری ہے' جس نے ہمارے ملک کو معاشی اعتبارات سے کھوکھلا کر کے رکھ دیا ہے۔ آج سے پہلے سودی نظام کے خاتمے کا معاملہ ناممکن نظر آتا تھا' اس لئے کہ اس معاملے میں بھی نواز شریف پر بڑا شدید بیرونی دباؤ تھا' اس غیر ملکی امداد کی بندش کے بعد یہ معاملہ بھی از خود یوں حل ہو جائے گا کہ مغربی ممالک ہماری امداد بند کر دیں گے' ہم ان کا نہ صرف سود بند کر دیں بلکہ ضرورت پڑے تو ہر قسم کے قرضوں کی ادائیگی سے بھی انکار کر دیا جائے' اس طرح سودی نظام کے انسداد کی شکل خود بخود پیدا ہو جائے گی۔

ممکنہ اور پیش آمدہ صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہم بحیثیت قوم خود کو اللہ کی رحمت کا حقدار ثابت کریں۔ اللہ کی نصرت و تائید غیر مشروط طریقے سے نہیں آتی بلکہ اللہ کا ضابطہ یہ ہے کہ : "ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم" "اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جما دے گا۔ اللہ کی مدد کے حصول کے لئے انفرادی سطح پر تقویٰ اور فرمانبرداری پر مبنی طرز عمل اپنانا ہو گا' اور اجتماعی سطح پر ارض پاکستان میں اللہ کے دین کو نافذ و غالب کر کے اللہ اور اس کے دین کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دینا ہو گا' تبھی اللہ کی مدد آئے گی۔ گویا تائید الٰہی کے حصول کے لئے ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد اب قومی سطح پر خالص دینی دھماکہ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ یہ دینی دھماکہ پاکستان کے دستور سے منافقت کے خاتمے اور قرآن و سنت کی مکمل اور بلا استثنا بالادستی کو قائم کرنے سے عبارت ہے۔ اسی طرح سودی نظام کا فوری خاتمہ کیا جائے تاکہ اللہ اور رسول سے جاری جنگ بند ہو' اللہ کی تائید و نصرت کے حصول کا یہی واحد راستہ ہے۔

میاں نواز شریف کے لئے اس وقت بڑا قیمتی موقع ہے کہ جس طرح انہوں نے ایٹمی دھماکہ کرنے کے حوالے سے امریکہ کا دباؤ مسترد کر دیا ہے' اس طرح نفاذ اسلام کے ضمن میں بھی عالمی دباؤ کو نظرانداز کرتے ہوئے قرآن و سنت کی بالادستی قائم کر کے ملک کو مثالی اسلامی ریاست بنا دیں تو پاکستان ہر لحاظ سے اسلام کا ایک ناقابل تسخیر قلعہ بن جائے گا۔

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

مملکت خداداد پاکستان کے پہلے ایٹمی دھماکے کا ہیبت منظر' یہ ایٹمی دھماکہ صوبہ بلوچستان میں چاغی کے مقام پر ۲۸ مئی ۹۸ء کو تین بج کر ۱۶ منٹ پر کیا گیا۔

امیر محترم سے رفقاء کی ملاقات

امیر تنظیم اسلامی سے رفقاء کی ملاقات عام کے لئے ماہانہ بنیادوں پر ایک نظام پہلے سے طے تھا لیکن امیر محترم کی پاکستان سے غیر حاضری کے باعث جو گھٹنوں کے اپریشن کے سبب تھی' یہ سلسلہ منقطع رہا۔ اب اس سلسلہ کو دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ماہ جون کی پہلی اتوار یعنی ۷ جون کو رفقاء امیر محترم سے صبح ساڑھے نو بجے تا ایک اور بعد نماز عصر تا عشاء ملاقات کر سکتے ہیں۔ یہ ملاقات K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور میں امیر محترم کے دفتر میں ہو گی۔ پہلے سے وقت کے تعین کے لئے مرکزی دفتر تنظیم اسلامی سے رابطہ کریں۔ فون : 6305110

سیدُ القومِ خادمُھم ...... عظمت کے نشان

(مرتب: حافظ محبوب احمد خان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں لوگوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز ایک شخص پر آپؓ کا گزر ہوا جو بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپؓ نے فرمایا اے بندہ خدا کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا کر۔ اُس نے کہا میرا دایاں ہاتھ مشغول ہے۔ بعد ازاں ایک روز پھر آپؓ وہاں سے گزرے اور یہ شخص پھر بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ فرمایا اے بندہ خدا دائیں ہاتھ سے کھا۔ اُس نے کہا میرا دایاں ہاتھ مشغول ہے۔ فرمایا کس شغل میں ہے۔ عرض کیا غزوۂ موتہ میں ماؤف ہو گیا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ جا کر اس کے پاس بیٹھ گئے اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگے تمہیں وضو کون کراتا ہو گا، تمہارا سر کون دھوتا ہو گا، تمہارے کپڑے کون دھوتا ہو گا۔ غرض اسی قسم کے اور بہت سے امور کا آپؓ نے ذکر کیا اور اس کے لئے ایک خادم، سواری اور دیگر ضروریات خورد و نوش کا بندوبست کر دیا۔

☆ ☆ ☆

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ وہ حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ بازار میں گئے۔ راستہ میں آپ کو ایک جوان عورت ملی۔ اُس نے عرض کیا' امیر المومنین میرا خاوند انتقال کر گیا ہے اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں جو کبھی ایک پایا بھی نہیں پکا سکتے' نہ ان کے لئے کوئی جانور ہے جن کا دودھ پئیں اور نہ ان کی کوئی کھیتی باڑی ہے مجھے خوف ہے کہ یہ ننھے ننھے بچے ہلاک نہ ہو جائیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں خفاف بن الایماء الغفاری کی بیٹی ہوں اور وہ جنگ حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ آپؓ نے فرمایا بیشک تم ایک شریف شخص کی بیٹی ہو۔ اس کے بعد آپؓ واپس ہوئے اور ایک اونٹ کھولا جو گھر میں بندھا ہوا تھا۔ اس پر آپ نے دو تھیلے لاد دیئے جو کھانے پینے کی چیزوں اور پہننے اوڑھنے کے کپڑوں سے بھر دیئے گئے۔ پھر آپؓ نے اس کی مہار عورت کو پکڑا دی اور فرمایا ان شاء اللہ یہ تمہارے لئے عمر بھر کے لئے کافی ہو گا۔ ایک شخص نے عرض کیا امیر المومنین! آپ نے انہیں بہت مال دے دیا۔ فرمایا میں نے اس کے باپ اور بھائی کو دیکھا ہے کہ عرصہ تک ایک قلعہ کا محاصرہ کئے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو فتح کر لیا اور ہم نے اس کی غنیمت تقسیم کی۔

☆ ☆ ☆

حضرت عمر فاروقؓ قحط کے زمانے میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ شام کو آپ کے پاس روٹی لائی جاتی۔ اُسے آپ روغن زیتون میں توڑ لیتے۔ ایک روز لوگوں کو کھانا کھلانے کے لئے اونٹ ذبح کیا گیا' آپ کے لئے اس میں سے اچھا کھانا رکھ لیا گیا جو شام کے وقت آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپؓ نے پوچھا یہ کیسا کھانا ہے۔ کہا گیا کہ اونٹ کے کوہان کا گوشت ہے جو سالم بھون لیا گیا ہے۔ اس میں بھنی ہوئی کلیجی بھی تھی۔ آپؓ نے پوچھا کون سے اونٹ کا کھانا ہے؟ کہا گیا اس اونٹ کا جو ذبح کیا گیا تھا۔ فرمایا اچھا یہ وہ کھانا ہے اگر میں یہ کھانا کھا لوں تو مجھ سے برا امیر اور کون ہو گا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اچھا اچھا کھانا تو میں کھا لوں اور ہڈیاں لوگوں کو کھلاؤں۔ یہ اُٹھا لو اور میرے لئے اور کھانا لاؤ۔ چنانچہ روٹی اور روغن زیتون لایا گیا اور آپؓ نے اُس میں روٹی توڑ لی۔

☆ ☆ ☆

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے کہ انہیں اطلاع دی گئی کہ کوفہ کا عامل آیا ہے۔ آپ نے اُس کو وہیں بلا لیا۔ عامل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کھانے کو دیکھ کر سخت متعجب ہوا کہ ایشیا و افریقہ کے اتنے بڑے بادشاہ کے سامنے صرف جو کی روٹیاں اور زیتون کا تیل رکھا ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کے ممالک محروسہ میں گیہوں کی کافی مقدار پیدا ہوتی ہے پھر آپ جو کی روٹی کیوں تناول فرما رہے ہیں؟ خلیفۂ دوم نے ارشاد فرمایا کہ کیا گیہوں کی اتنی مقدار پیدا ہوتی ہے کہ ہر مسلمان تک اس کی روٹی پہنچ جائے؟ اُس نے کہا کہ اس کی ذمہ داری کون لے سکتا ہے؟

حضرت عمرؓ نے فرمایا: "مسلمانوں کا امیر گیہوں کی روٹی اس وقت تک کیسے کھا سکتا ہے جب تک ہر مسلمان کو جو ہمارے علاقہ میں آباد ہے گیہوں کی روٹی نہ پہنچ جائے"

قحط کے زمانے میں آپ کا غلام کچھ گھی اور پنیر لے آیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: "مجھے مسلمانوں کے حال کا احساس کیسے ہو سکتا ہے جب تک کہ میں خود وہی نہ کھاؤں جو عام مسلمان کھاتے ہیں"۔

☆ ☆ ☆

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جو' روغن زیتون اور کھجور موافق نہیں آتے تھے بلکہ آپ کو روغن زرد موافق آتا تھا لیکن قحط کے زمانے میں جب بھوک کی شکایت زیادہ ہو گئی تو آپ نے قسم کھا لی کہ آپ گھی نہیں کھائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کشائش نہ کر دے۔ جب آپ جو کی روٹی کھجور کے سامنے بغیر سالن کھانے لگے تو آپ کے شکم میں قراقر (بھوک کے مارے پیٹ سے آنے والی صدا) ہونے لگا حتیٰ کہ مجلس میں جب قراقر ہوتا تو آپ شکم پر ہاتھ رکھتے اور کہتے قراقر نہ کیا کر' میرے پاس تیرے لئے سالن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کشائش نہ کر دے۔

☆ ☆ ☆

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھر سے نکلے دیکھا کہ بنی محارب کے قریب بیس گھرانے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں کس نے یہاں لا کر ڈالا' انہوں نے کہا کہ بھوک نے۔ انہوں نے مردہ کھالیں نکال کر بتلائیں جنہیں بھون کر کھاتے تھے اور بوسیدہ ہڈیاں پیس کر سفوف بناتے اور پھانک لیتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی چادر بچھا کر بیٹھ گئے اور کھانا پکوانا شروع کر دیا۔ کھانا پکوا کر آپ نے انہیں کھلایا تو وہ شکم سیر ہو گئے۔ پھر آپ نے اسلم کو مدینہ طیبہ بھیج کر اونٹ منگوائے جن پر آپ انہیں بٹھا کر مدینہ طیبہ لے گئے اور انہیں کپڑے پہنائے اور ان کی اور ان کے سوا لوگوں کی خبر گیری کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس قحط کو دور کر دیا۔

(ماخوذ از "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء" اور "امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی")

انسان ساختہ قوانین بہت جلد ناکامی سے دوچار ہونے والے ہیں

معاشرے کا دولت مند طبقہ ایسے قوانین بنوا لیتا ہے جن سے اس کی دولت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے

عوام کے لئے مساوی حقوق اور حکومت تک رسائی حاصل کرنے کے مساوی مواقع فراہم کرنے کا نعرہ ایک ڈھونگ ہے

جمہوریت اور سرمایہ داری کے بغیر امریکی معاشرے کا تصور بھی ممکن نہیں

امریکی جمہوریت کا بے لاگ جائزہ

اخذ و ترجمہ : سردار اعوان

جمہوریت اگرچہ پیدا تو کہیں اور ہوئی تھی لیکن اس وقت پوری دنیا میں جمہوریت کی باگ ڈور اصلاً امریکہ کے ہاتھ میں ہے اور امریکہ کے اندر یا باہر ہر جگہ جمہوریت سے مراد 'امریکی جمہوریت ہی ہوتی ہے۔ جمہوریت کے علاوہ سرمایہ داری نظام کی قیادت بھی امریکہ کے پاس ہے' یوں جمہوریت اور سرمایہ داری امریکی معاشرے کی گھٹی میں شامل ہیں جن کے بغیر ان کے نزدیک کسی مہذب معاشرے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جمہوریت کا نعرہ ہے "عوام کی حکومت' عوام کے ذریعے' عوام کے لئے" مگر دیکھنا یہ ہے کہ جمہوریت اور سرمایہ داری میں بالادستی کس کو حاصل ہے۔ اگر امریکہ میں ان دونوں کو لازم و ملزوم کا درجہ حاصل ہے تو ظاہر ہے دونوں میں سے کسی ایک کو ہی حقیقی بالادستی حاصل ہو سکتی ہے 'ایک میان میں دو تلواریں تو نہیں سما سکتیں۔

امریکی عوام کی اکثریت کے ذہنوں میں یہ بات کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے کہ جن بزرگوں نے اس قوم کی بنیاد رکھی تھی وہ فرد کی آزادی اور خوشحالی کو جان سے عزیز سمجھنے والے لوگ تھے۔ لہٰذا اصل صورت حاصل جاننے کے لئے ایک نظر ان شخصیات پر ڈالنی ہوگی جن کے ہاتھوں امریکی قوم کی بنیاد پڑی تھی۔

سن ۱۷۰۰ء تک ورجینیا میں پچاس خاندان ایسے تھے جو دولت مند شمار ہوتے تھے۔ ان کے پاس جو دولت تھی اس کی مالیت پچاس ہزار پونڈ کے لگ بھگ تھی جو اس زمانے میں بہت بڑی دولت سمجھی جاتی تھی۔ ان کے پاس محنت مشقت کے کاموں کے لئے سیاہ فام غلام تھے اور سفید فام ملازمت کا کام کرتے تھے۔ امراء کی اپنی الگ بستیاں ہوتی تھیں اور انہیں گورنر کی کونسل میں نشستیں فراہم تھیں' اس کے علاوہ انہیں مقامی مجسٹریٹوں کا درجہ حاصل تھا۔ میری لینڈ میں انگریز بادشاہ کی طرف سے آباد کاروں پر ایک زمیندار کو حاکم مقرر کیا گیا تھا جو ہر طرح کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ بنیادی قوانین جان لاک نے' جنہیں قوم کے بانیوں میں سے اور امریکہ میں رائج نظام کا موجد سمجھا جاتا ہے' ۱۶۶۰ء کی دہائی میں کیرولینا میں تحریر کئے تھے۔ ان قوانین کی رو سے نو آبادی کی ۴۰ فیصد اراضی پر ملکیت کا حق آٹھ شرفاء کو بخش دیا گیا تھا اور گورنر بھی صرف انہی آٹھ شرفاء میں سے مقرر کیا جا سکتا تھا۔ بوسٹن کی شروع کی قیادت بھی دولت مندوں پر مشتمل تھی اور انہوں نے ہی مذہبی رہنماؤں کے ساتھ مل کر امریکی سرزمین پر معاشرتی طور طریقوں کی داغ بیل ڈالی تھی۔ تجارت اور چرچ پر تسلط قائم کر کے اس چھوٹے سے گروہ نے ۱۷ویں صدی کے بوسٹن میں "شرفاء" کے طبقہ کی بنیاد رکھی تھی۔ امریکہ میں قائم برطانوی نو آبادیوں پر "شرفاء" کے اس طبقے کو ۱۷۶۰ء کی دہائی میں انقلاب کی لہر آنے تک ۱۵۰ سال حکومت کرنے کا تجربہ حاصل ہو چکا تھا' جس کی بنا پر اس نے کسی بھی قسم کے بحران پر قابو پانے کا حوصلہ اور صلاحیت پیدا کر لی تھی۔

دولت مند طبقے کو جب یہ محسوس ہوا کہ اپنی حاکمیت قائم رکھنے کے لئے متوسط طبقے کا منہ بند کرنا ضروری ہے تو اپنی جیب سے کچھ نکالنے کی بجائے اس نے غلاموں' مقامی نسل کے لوگوں (Indians) اور سفید فام غریب عوام پر بوجھ میں اضافہ کر دیا۔ متوسط طبقے کو مستقل طور پر اپنے ساتھ رکھنے کے لئے ۱۷۶۰-۷۰ء میں اس نے ایک زبردست حربہ اختیار کیا۔ اسے آزادی اور مساوات کا نام دیا گیا' جس کا مقصد برطانیہ کے خلاف آزادی کی جنگ میں زیادہ سے زیادہ سفید فام طبقے کی حمایت حاصل کرنا تھا۔ حالانکہ نو آبادیاتی نظام کے تحت جن لوگوں کی حکومت تھی وہی لوگ "آزادی" کی جنگ میں پیش پیش تھے۔ مثلاً جارج واشنگٹن امریکہ کا امیر ترین شخص تھا' جان ہین کاک بوسٹن کا ایک متمول تاجر تھا' بنجمن فرینکلن بہت بڑی دولت اور ایک چھاپہ خانہ کا مالک تھا' اسی طرح کے دوسرے لوگ تھے جن کے ہاتھوں میں امریکہ کی تقدیر تھی۔

لوگوں کی عظیم اکثریت سمجھتی ہے کہ امریکی آئین اعلیٰ ترین انسانی دماغوں کی محنت اور ذہانت کا نتیجہ ہے جنہوں نے جمہوریت اور مساوات کو قانون کے سانچے میں ڈھالا تھا لیکن ۲۰ویں صدی کے مشہور تاریخ دان' چارلس بیرڈ اس بارے میں اپنی کتاب :

The economic interpretation of the constitution

میں لکھتے ہیں کہ معاشرے کا دولت مند طبقہ جو بھی حکومت آئے اس سے ایسے قوانین بنوا لیتا ہے جن سے اس کی دولت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے یا پھر ان حکومتی اداروں کو اپنے کنٹرول میں رکھتا ہے جو اس مقصد کے لئے کارآمد ہوتے ہیں۔ چنانچہ بیرڈ نے جو تفصیلات درج کی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ قانون سازی سے تعلق رکھنے والے اکثر افراد کے ایک مضبوط وفاقی حکومت کے قیام سے براہ راست معاشی مفادات وابستہ تھے' ان میں سے کارخانہ دار اپنی مصنوعات کی مرضی کی قیمتیں مقرر کرانا چاہتے تھے۔ قرض خواہ چاہتے تھے کہ قرض کی واپسی میں پیپر کرنسی کا استعمال نہ ہو' زمینوں پر ناجائز قابض اپنا قبضہ جائز کرانے کے چکر میں تھے۔ جن کے پاس غلام تھے وہ ایسے قوانین چاہتے تھے کہ غلام بھاگ کر نہ جا سکیں یا

بغاوت نہ کر سکیں' جن کے پاس سرکاری بانڈز تھے وہ چاہتے تھے کہ حکومت پورے ملک پر ٹیکس لگا کر پیسہ جمع کرے اور ان سے بانڈز خریدے' وغیرہ وغیرہ۔ ایک سرمایہ دار کا کسی نظام حکومت کے بارے میں جو بھی تصور ہو سکتا ہے وہی امریکی قوم کے بانیوں کا تھا۔ چنانچہ البرج گیری (Elbridge Gerry) کے خیال میں "ضرورت سے زیادہ جمہوریت پسندی اپنے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے۔ جیمز میڈیسن (James Madison) کا کہنا تھا جمہوریت لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کا تماشہ ہے' ذاتی تحفظ یا حقوق ملکیت کے معاملات جمہوریت سے مطابقت نہیں رکھتے۔ جمہوریت عموماً تھوڑے عرصہ رہتی ہے اور اس کا خاتمہ دھماکہ خیز طور پر ہوتا ہے۔ جمہوریت کی رو سے حاکم اور محکوم کے درمیان تعلقات کے بارے میں الیگزینڈر ہملٹن کا خیال تھا کہ کسی بھی معاشرہ میں چند گنے چنے لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس وافر دولت ہوتی ہے' باقی معاشرہ عام لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ کہاوت اکثر بیان کی جاتی ہے کہ زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو مگر یہ بات دیکھنے میں کم ہی آتی ہے۔ عوام شورش پسند ہوتے ہیں اور کبھی ایک حالت پر نہیں رہتے' بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ان سے خیر برآمد ہوا ہو' لہٰذا حکومت کی باگ ڈور اعلیٰ طبقے کے ہاتھوں میں رہنی چاہئے۔ تھامس جیفرسن کا شیز (Shays) کی بغاوت کے موقعہ پر کہنا تھا کہ "کبھی کبھار چھوٹی موٹی بغاوت ہوتی رہنی چاہئے اس طرح حکومت تندرست رہتی ہے۔ وقتاً فوقتاً محب وطن اور باغیوں کے خون سے آزادی کے شجر کی آبیاری ہوتی رہے تو اچھی بات ہے' یہ قدرتی کھاد کا کام دیتی ہے"۔

امریکی قوم کے بانیوں کے ہاں اصل قدر و قیمت سرمایہ داری نظام کی تھی۔ لہٰذا انہوں نے جو بنیادیں فراہم کی تھیں ان میں جو اصول کار فرما تھا وہ تھا "دولت میں طاقت ہے"۔ جیمز میڈیسن اس اصول کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں "معاشرے میں طبقاتی تقسیم کی سادہ اور دیرپا وجہ دولت کی غیر مساوی تقسیم ہے۔ جن کے پاس دولت ہے اور جو اس سے محروم ہیں' یہ دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتے"۔

سرمایہ داری نظام کے بانی آدم سمتھ اپنے ایک مضمون:

'An Inquiry into the nature and causes of the wealth of nations.'

میں لکھتے ہیں "بظاہر سول حکومت کے قیام کا مقصد تمام شہریوں کے جان و مال کو تحفظ فراہم کرنا ہوتا ہے لیکن عملاً یہ تحفظ صرف امراء کے طبقے کو فراہم ہوتا ہے جس کے پاس مال و دولت ہوتا ہے اور جس کے لئے اسے تحفظ درکار ہوتا ہے"۔

دولت کی طاقت :

ہر معاشرے کے اپنے بعض مخصوص تصورات' عقائد' اصول اور مقاصد ہوتے ہیں جنہیں اس معاشرے میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ قدر اس نظریہ کی بنیاد پر ہوتی ہے جو کسی معاشرے کے فکر و عمل میں راسخ ہوتا ہے۔ ایک قابل قدر شے کے اندر وہ جوہر موجود ہوتا ہے جو کسی فرد کی فطری صلاحیتوں اور ضرورتوں کی تشفی کا باعث بنتا ہے۔ اس سے ان محرکات کو مہمیز ملتی ہے جو کسی قابل قدر شے کے حصول میں ممد ہوتے ہیں اور جن کے حصول سے کسی انسان کو فطری اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام میں اتحاد امت کا تصور یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا نیک کام شمار ہوتے ہیں اسی طرح خانہ کعبہ مسلمانوں کے لئے مقدس ترین مقام ہے' لہٰذا ہر مسلمان ان چیزوں کی حفاظت کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے برعکس اسلام میں وائٹ ہاؤس کی کوئی قدر نہیں لہٰذا اس کی حفاظت کے لئے کوئی فکر مند نہیں ہوگا۔

سرمایہ دارانہ معاشروں میں نظریہ کے لحاظ سے صرف وہی شے قابل قدر ہے جس کی کوئی قیمت ہے اور وہاں کے عوام میں بھی یہی تصور ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایسی چیزیں مثلاً سرمایہ' جائداد اور قدرتی وسائل قدر کی حامل ہیں کیونکہ یہ دولت کی ہی شکلیں ہیں' یعنی ان کی مالی قدر ہے۔ اسی طرح دولت بھی ایک قیمتی شے ہے جس کی طلب میں لوگ ہلکان ہو رہے ہوتے ہیں اس کی حفاظت کے لئے جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتے اور بڑی احتیاط سے اسے سینچ سینچ کر رکھتے ہیں۔ ان قیمتی اشیاء کے حصول کی مستقل طلب کی وجہ سے ہر شخص کو انہیں حاصل کرنے کے لئے کچھ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ جائداد خریدنے یا سونا فروخت کرنے کا مطلب ہے اس کے بدلے میں پیسہ چاہئے۔ گویا آپ کے پاس پیسہ ہے تو اس سے آپ قیمتی سے قیمتی شے حاصل کر سکتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ جس کے پاس دولت ہے وہ ایسے شخص کے مقابلے میں فائدے میں ہے جو دولت سے محروم ہے۔ اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں کہ خواہشات کی کوئی حد نہیں لیکن چیزیں محدود ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ جس کے پاس دولت ہے اس کی ضرورتیں بہت حد تک پوری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے سرمایہ دارانہ معاشرے میں وسائل کی تقسیم مساوی نہیں ہوتی بلکہ دولت معاشرے کے صرف ایک مخصوص طبقے کے ہاں پائی جاتی ہے۔

چنانچہ ۱۸۸۴ء میں صدارت کے ایک ڈیموکریٹ امیدوار گروور کلیولینڈ نے تبصرہ کرتے ہوا کہا کہ "میرے صدر ہوتے ہوئے کسی کے کاروباری مفادات پر زد نہیں پڑے گی کیونکہ حکومت ایک پارٹی سے دوسری پارٹی کے ہاں منتقل ہو جانے سے عملاً کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

۱۸۹۳ء میں سپریم کورٹ کے جسٹس ڈیوڈ جے بریور نے نیویارک کی سٹیٹ بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ غیر متبدل قانون ہے کہ لوگوں کی دولت چند ہاتھوں میں رہے گی کیونکہ لوگوں کی اکثریت اس سے بے نیاز ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو بھلا کر صرف پیسہ جمع کرنے میں لگی رہے اور دولت مند ہو جائے لہٰذا یہ ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا' انسان کی فطرت ہی یہی ہے۔

مثال کے طور پر پال کرگمین (Paul krugman) نے اپنے مضمون میں جس کا عنوان تھا:

The Right, the Rich and the Facts

یہ ثابت کیا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں کل قومی دولت کا ۳۷ فیصد امریکہ کے چوٹی کے ایک فیصد خاندانوں کے پاس تھا' اس طرح ۱۹۸۳ء سے اس دولت میں ۶ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

مائیکل پیرنٹی (Michael Parenti) کے مضمون Democracy for the Few میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ان کے مطابق امریکی آبادی کا ایک اعشاریہ دو فیصد حصہ ملکی دولت کے ۶۰ فیصد کا مالک ہے۔ کل سٹاک' ریاست اور میونسپل کے تمام بانڈز اور ۸۸.۵ کارپوریٹ بانڈز اعشاریہ چھ فیصد آبادی کے پاس ہیں۔ معاشرہ میں دولت کی گردش کا اندازہ امریکی کانگرس کے ان اعداد و شمار سے کیا جا سکتا ہے جن کے مطابق ۱۹۸۰ء کی دہائی میں ملکی اور نجی آمدنی میں ہونے والے اضافہ کا ۶۰ فیصد چوٹی کے ایک فیصد خاندانوں کے کھاتہ میں ہوا۔

مزید برآں ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۷ء کے درمیان ایک امریکی خاندان کی آمدنی میں ہونے والی اوسط آمدنی ظاہر کرتی ہے کہ اوپر کے پانچویں حصہ کی آمدنی میں ۱۸.۷ فیصد اضافہ اور نیچے کے پانچویں حصہ کی آمدنی میں ۹.۲ فیصد کمی واقع ہوئی' اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دولت کی یہ ناروا تقسیم سرمایہ داری نظام میں کوئی معیوب بات نہیں ہے۔ افراد کے ایک چھوٹے گروہ کا نوع انسانی کی بقاء کے لئے ضروری' قیمتی اشیاء پر تصرف حاصل کر لینے کی صلاحیت کے نتیجے میں باقی ماندہ لوگوں کے بقاء کا انحصار اس چھوٹے گروہ پر ہو جاتا ہے۔ دولت مندوں کا بیش قیمت اشیاء کا مالک ہونا باقی افراد کے مقابلے میں انہیں فوقیت دلاتا ہے اس لئے کہ عوام کی ضرورت کی اشیاء پر انہیں کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔ گویا دولت کی غیر مساوی تقسیم کا مطلب ہے طاقت کا عدم توازن یا غیر مساویانہ حیثیت' یہی وہ عقدہ لاینحل ہے جو جمہوریت کو درپیش ہے۔ ایک طرف جمہوریت ہر ایک کو مساوی نمائندگی کا حق دیتی ہے دوسری طرف لوگوں کو ایک جیسا طاقت ور بنانا اس کے

بس میں نہیں' اگر ایسا ممکن تھا۔ طاقت کے لحاظ سے کسی کا کمزور اور کسی کا طاقتور ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ معاشرے پر لاگو قواعد و ضوابط کا تعین کرتے وقت جو جتنا زیادہ طاقتور ہو گا اس کی اتنی زیادہ بات سنی جائے گی اور اتنا ہی زیادہ اسے اثر و رسوخ حاصل ہو گا۔ جن کے پاس دولت ہو گی انہیں باقی لوگوں پر بالادستی حاصل ہو گی کیونکہ وہ ذرائع جن سے باقی لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں ان کے قبضہ میں ہیں۔ جہاں یہ صورت حال ہو وہاں جمہوریت محض ایک دھوکہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام میں دولت کی مساویانہ تقسیم کا کوئی تصور نہیں اور اسکے بغیر طاقت کا متوازن مرکز وجود میں نہیں آسکتا۔

منظم مفادات :

کسی معاشرے میں جن چیزوں کی اہمیت ہوتی ہے اس معاشرے کے مفاد پرست گروہ اور افراد ان چیزوں کی حفاظت سر دھڑ کی بازی لگا کر کرتے ہیں۔ اس گروہ کے لئے عموماً اسٹیبلشمنٹ (establishment) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

اسٹیبلشمنٹ کی اصطلاح غالباً برطانیہ میں ایجاد ہوئی ہے' اس سے مراد ایک ایسا گروہ ہے جو اہم وزراء' اعلیٰ سرکاری افسران' معیاری روزناموں کے ایڈیٹروں اور دیگر تعلیمی اور عوامی شخصیات پر مشتمل ہو اور ان کا آپس میں غیر رسمی میل ملاپ رہتا ہو۔

سرمایہ دار طبقہ انفرادی اور ملکیتی حقوق سے دست برداری کو خود کشی کے مترادف سمجھتا ہے کیونکہ اس سے صرف ان کی طاقت اور باقی لوگوں پر بالادستی ہی کمزور نہیں پڑتی ان کا اپنا بچاؤ بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ بات ان کے مفادات کے منافی ہے کہ کم تر لوگ اوپر آئیں' ناموافق یا بحرانی حالات میں طاقتور طبقہ عام لوگوں کی نسبت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بات خلاف عقل ہے کہ غیر معمولی حالات میں وہ طبقہ اپنے مفادات کے تحفظ کی فکر نہیں کرے گا جبکہ اسے اپنے تحفظ کے ذرائع اور مواقع بھی میسر ہوں۔ چنانچہ جہاں بھی مفادات کا ٹکراؤ ہو گا بالادست طبقہ کی جیت ہو گی اس لئے کہ انہیں نظام کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے' طاقت ان کے پاس ہوتی ہے اور اگر مذاکرات ہوں تو ان کا پلہ بھاری ہوتا ہے۔ ان حالات میں ظاہر بات ہے کہ مستقبل کے خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ طبقہ ممکنہ حد تک اپنے مفادات کا تحفظ چاہے گا جس کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً میڈیا کے ذریعے اپنے حق میں رائے عامہ ہموار رکھنا' یا بعض مخصوص گروہوں کی خدمات حاصل کرنا وغیرہ۔ سب سے قوی مفاد وہ ہوتا ہے جس سے قوت عمل میں اضافہ ہوتا ہو اور جس کے لئے زیادہ زور دار آواز بلند کی جا سکے۔ معاشی طاقت سے براہ راست جمہوریت کے مساوی مواقع فراہم کرنے کے تصور کو بے اثر کیا جا سکتا ہے۔ جمہوریت کا عوام کے لئے مساوی حقوق اور حکومت تک رسائی حاصل کرنے کے مساوی مواقع کا نعرہ ایک ڈھونگ ہے' عملاً بالادست طبقہ کی حکمرانی ہوتی ہے۔

امریکی سیاسی نظام میں مفاداتی گروہ اور حلقے ایک مستقل اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ سب سے زیادہ موثر اور منظم وہ گروہ ہیں جن کے پاس زیادہ مالی وسائل ہیں' وہ کارپوریشنیں اور ادارے جن کے پاس دولت ہے انہیں حکومت میں بھرپور نمائندگی ملتی ہے

The struggle for democracy میں گرین برگ اور پیج لکھتے ہیں کہ کارپوریشنوں سے وابستہ مفاداتی گروہوں کو کانگرس میں ۴۶ فیصد کے قریب نمائندگی حاصل ہے۔ انتخابات جیتنے کے لئے خطیر رقم اور بااثر حلقوں کی تائید درکار ہوتی ہے' جو امراء اور کارپوریشنیں فراہم کرتی ہیں۔

(Quarterly Khalif'ornia Journal, July-September 1997)

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ نواز شریف دلیر وزیر اعظم ہیں۔ (ڈاکٹر عبد القدیر خان)

✪ یہ حقیقت تو اب صدر کلنٹن پر بھی واضح ہو چکی ہے۔

☆ عاقب جاوید نے جہیز لینے سے انکار کر دیا۔ (ایک خبر)

✪ معروف کرکٹر کی ایک قابل تقلید مثال

☆ بھارت سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ (نواز شریف)

✪ اب ہوئی نہ بات!

☆ کشیدگی بڑھتی رہے تو دوبارہ ایٹمی دھماکے شروع کر دیں گے۔ (چین)

✪ اب کلنٹن کو نواز شریف کی طرح چینی لیڈروں سے بھی "ہیلو ہیلو" کرنا پڑے گی۔

☆ دنیا کا طاقتور ترین صدر تیسری دنیا کے ملک کے وزیر اعظم کی منتیں کرتا رہا۔

✪ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَاءُ

☆ پابندیوں سے نہ گھبرائیں' کچھ نہیں ہو گا۔ (ڈاکٹر محبوب الحق)

✪ "مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفان مغرب نے"

☆ پاکستان و بھارت کے حکمرانوں کو عوام کو بے موت مارنے کا حق حاصل نہیں۔ (امریکہ)

✪ اس لئے کہ یہ حق سپر طاقت کی حیثیت سے امریکہ بہادر کو بلا شرکت غیرے حاصل ہے۔

☆ پاکستان کے دھماکے بھارت کے جواب میں کئے مگر ولی خاں کیوں تلملا رہے ہیں۔ (اعجاز الحق)

✪ بھارتی لیڈروں کے اٹوٹ انگ ہونے کی وجہ سے!

☆ کنٹونمنٹ بورڈ کراچی کے انتخابات میں ہماری کامیابی ہوا کا تازہ جھونکا ہے۔ (قاضی صاحب)

✪ قاضی صاحب! مگر اس ایک جھونکے سے کیا نتیجہ نکلے گا؟

☆ چھٹے ایٹمی دھماکے کا فیصلہ غلط ہے۔ (بے نظیر)

✪ محترمہ پہلے پانچ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

☆ دھماکوں کا فیصلہ قرآن پاک سے رہنمائی لے کر کیا۔ (نواز شریف)

✪ امید ہے میاں صاحب! سودی نظام کے خاتمے کے لئے بھی ایسا ہی کریں گے۔

☆ طاہر القادری نے قومی حکومت کے قیام کا مطالبہ واپس لے لیا۔ (ایک خبر)

✪ انگور کھٹے ہیں!

☆ پاکستان کے ایٹم بم کو اسلامی کہنا درست نہیں' بم کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ (نواز شریف)

✪ میاں صاحب! کوئی احمق ہی آپ کی اس بات کا یقین کرے گا!

☆ چاغی کے دھوئیں سے "باغی" قوم نمودار ہو چکی ہے۔ (اعجاز الحق)

✪ اللہ کرے ایسا ہی ہو!

سلطانی جمہور کے "بت" کو کون پاش پاش کرے گا؟

——— تحریر : نجیب صدیقی ———

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے اے میرے بندو مجھ ہی سے ڈرو! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ڈرو؟۔ اس لئے کہ نفع وضرر کا مالک وہی ہے۔ اس بات کو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے کہ ساری دنیا تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور اللہ نہ چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچ سکتا اور اگر ساری دنیا نقصان پہنچانا چاہے اور اللہ نہ چاہے تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' وہی اللہ جس نے کائنات کو پیدا کیا ہے' وہی اسے چلا رہا ہے اور ایک دن اُسے اس کے منطقی انجام تک پہنچائے گا' جس کا نام قیامت ہے۔ نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کے لئے انسان جس جس دروازے پر دستک دیتا ہے وہی شرک کے اڈے ہیں' انسان کی ساری سعی و جہد اس نفع و نقصان کے گرد گھومتی ہے۔ نفع حاصل کرنے کے لئے وہ مارا مارا پھرتا ہے اور نقصان سے بچنے کے لئے وہ سوجتن کرتا ہے۔

شرک کے بڑے بڑے اڈے ہر شہر اور ہر قریہ میں موجود ہیں۔ انسان بلا سوچے سمجھے ان اڈوں پر اپنی پیشانیاں رکھ دیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہی لوگ ہمارے نفع و ضرر کے مالک ہیں۔ ان کا حال تو یہ ہے کہ ان پر چڑھاوے کے لئے جو پرشاد پہنچتا ہے وہ اس سے مستفید نہیں ہو سکتے بلکہ وہ تو اتنے بے بس ہیں کہ اگر کوئی مکھی ان کے اس پرشاد (چڑھاوا) میں سے کچھ اُچک لے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے۔ اتنے بودے سہاروں پر انسان نے تکیہ کر رکھا ہے۔ انسان اگر اپنی تخلیق پر غور کرے تو یہ بات اس کی سمجھ میں آجائے گی کہ اس کے پیدا کرنے والے خالق و مالک نے اسے اتنا شعور عطا کر رکھا ہے کہ وہ اپنے جیسے انسانوں کی بندگی سے باز آجائے اور اپنے پیدا کرنے والے کے آگے سربہ سجود ہو۔ انبیاء علیہ السلام دنیا میں اسی لئے بھیجے گئے کہ وہ انسانوں کو یاد دہانی کرائیں کہ تمہارا اصل مالک وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس سے محبت کرو اسی سے خوف کھاؤ' اور اس کے احکامات کو بے چوں و چرا قبول کرو۔ دورِ حاضر جو شعور اور علم کے اعتبار سے گزشتہ صدیوں سے بلند اور نمایاں ہے' نے نفع و ضرر کے پیمانوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ شیطان نے اس شرک کو اب عمدہ جامہ پہنا دیا ہے کہ انسان ایک عظیم مغالطے میں آ گیا ہے۔ اس شرک سے نہ دینی و سیاسی جماعتیں محفوظ ہیں نہ محراب و منبر محفوظ ہیں۔ جماعتیں خواہ دینی ہوں یا سیاسی عوام الناس سے ان کے مفادات وابستہ ہیں اس لئے وہ ان کی غلطیوں پر انہیں ٹوکتے نہیں۔ حزب اختلاف

تذکیر و موعظت

حزب اقتدار میں اور حزب اقتدار حزب اختلاف میں کیڑے نکالیں گے مگر عوام الناس کی غلطیوں سے اعراض کریں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر انہیں کچھ بڑا چکر دیا گیا تو ہم ووٹ سے محروم ہو جائیں گے۔ خوف ان کے تحت الشعور میں ہوتا ہے' عوام جائز و ناجائز جو کام بھی کریں یہ جماعتیں انہیں سراہتی ہیں۔ کسی بھی جماعت کے منشور میں عوام الناس کی اصلاح کا پروگرام شامل نہیں۔ نفع و ضرر کا مرجع عوام ہیں۔ شرک کے اس بڑے بت کو پاش پاش کرنے والا کوئی نہیں۔

دینی جماعتیں بھی تنقید کا ہدف عوام کو نہیں بناتیں' اس طرح تو وہ ان مفادات سے محروم ہو جائیں گی جو ان کے ذریعہ سے انہیں حاصل ہیں۔ یہ جماعتیں عموماً مترفین کے سہارے چلتی ہیں' وہ مترفین جن کی عظیم اکثریت تمام حدود پھلانگ جاتی ہے۔ زیادہ چندہ دینے والا ان کی اگلی صفوں میں جگہ پاتا ہے خواہ یہ پیسے اس نے کسی بھی ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔ ان کے تحت الشعور میں خدا خوفی کے بجائے اعانت کے بند ہو جانے کا خوف ہوتا ہے۔ کچھ ایسا ہی حال محراب و منبر کا بھی ہے' محراب و منبر سے ہر قسم کے اختلافی مسائل بیان کئے جائیں گے الاماشاء اللہ مگر عوام الناس کی غلطیوں کی نشاندہی نہیں کی جائے گی۔ مقرر دیکھتا ہے کہ اس کے سامنے بیٹھنے والے سودی کاروبار میں ملوث ہیں' جعلی دوا فروش بھی بیٹھے ہیں' ملاوٹ کرنے والے بھی بڑے خشوع و خضوع سے اس کی تقریر سن رہے ہیں مگر مجال ہے کہ مقرر ان کی خامیوں کی نشاندہی کرے۔ "مترفین" سے کوئی جھگڑا مول لیتا ہے تو پھر چندے کے دروازے بند ہو جائیں گے اور پر تکلف دعوتیں بھی بند ہو جائیں گی۔ یہ خوف ہی تو ہے جو تحت الشعور میں پیوست ہو چکا ہے۔ یہ شرک نہیں تو اور کیا ہے؟ قرآن مجید کا شعوری مطالعہ ہر قسم کے شرک کی جڑ کاٹ دیتا ہے' مگر ظلم تو یہ ہے کہ اسے صرف تلاوت تک محدود کر دیا گیا ہے' اسے سمجھا نہیں جاتا بلکہ ایک بڑے حلقے میں اس کو سمجھ کر پڑھنے کی سخت مخالفت موجود ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن پر برہمن سماج کا عکس ہے۔ جنہوں نے وعدوں پر اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی تھی۔ اس فرسودہ قیادت اور تصور پر "ضرب مومن" لگانے کی ضرورت ہے۔

نامے میرے نام

محترم و مکرم حافظ عاکف سعید صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج گرامی

تنظیم اسلامی ضلع میرپور کے ہفتہ وار اجتماع میں امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دونوں گھٹنوں کے کامیاب آپریشن کے بعد صحت مند ہو کر واپس تشریف لانے پر اظہار تشکر کی قرار داد پاس کی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ امیر محترم کو صحت کاملہ سے سرفراز فرمائے تاکہ آں جناب دین و ملت کی بیش از بیش خدمت و رہنمائی فرمائیں۔ آمین ثم آمین

رفقائے کرام کا تقاضا تھا کہ ان کے یہ جذبات تحریری صورت میں آپ تک پہنچا دیئے جائیں۔ جمعۃ المبارک (۲۲ مئی) کے خطاب میں امیر محترم نے جن ایمان افروز خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ ہر قسم کی تعریف سے بہت بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ والسلام

سید محمد آزاد

امیر تنظیم اسلامی' میرپور

حلقہ پنجاب شمالی

محترم عاکف سعید صاحب

سلام مسنون

ندائے خلافت کے ذریعہ امیر محترم کے آپریشن کے بعد کسی حد تک ان کی صحت یابی کی خبر ملی تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ ہم لوگ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے ہر وقت دعاگو ہیں۔ یہاں سے سب ساتھی آپ کو اور پاکستان میں تمام رفقاء اور ساتھیوں کو سلام کہہ رہے ہیں۔

فقط آپ کا مخلص

اظہر جاوید' پیرس

اہم اعلان

تنظیم اسلامی' تحریک خلافت اور انجمن خدام القرآن کے رفقاء جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بارے میں کچھ دسترس رکھتے ہوں۔ براہ کرم ناظم شعبہ سمع و بصر' مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور سے رابطہ کریں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے!

"اسلامی بم" کے کامیاب تجربہ پر برادر مسلم ممالک کا ردعمل

مرتب : نعیم اختر عدنان

۱۱ اور ۱۳/ مئی کو بھارت کی انتہا پسند بی جے پی سرکار نے پانچ ایٹمی دھماکے کر کے اپنے توسیع پسندانہ اور جارحانہ عزائم کو بے نقاب کر دیا۔ بھارت کے ان ایٹمی دھماکوں سے پاکستان کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہو گئے۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر واجپائی کھلم کھلا اور علی الاعلان پاکستان کو سبق سکھانے کی دھمکیاں دینے لگے۔ پاکستان خود کو بھارتی جارحیت کی زد میں محسوس کر رہا تھا' ان حالات میں پاکستان کے پاس صرف ایک ہی راہ عمل تھی کہ وہ بھی اپنے روایتی اور ازلی دشمن بھارت کو اگر اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دے سکتا تو پھر بھی اسے بہرحال نہلے پر دہلا ضرور مارنا پڑے گا۔ امریکی صدر کلنٹن جو خود کو دنیا کا "پاسبان" بلکہ تھانیدار قرار دیتا ہے' نے بھارتی ایٹمی دھماکوں پر چشم پوشی سے کام لینے کی پالیسی اپنائی مگر پاکستان پر دھماکہ نہ کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ زور صرف کر دیا۔ "چچا سام" کی طرف سے پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کرنے سے باز رکھنے کی تمنا نقش بر آب ثابت ہوئی اور نواز شریف کو بار بار کی ہیلو ہیلو کے باوجود کلنٹن کو منہ کی کھانا پڑی۔ پاکستان کے وزیر اعظم میاں نواز شریف نے صدر کلنٹن کو بھارت کا جواب دینے کی اپنی "قومی مجبوری" سے آگاہ کر دیا۔

پاکستان نے ۲۸/ مئی ۱۹۹۸ء کو ۳ بج کر ۱۶ منٹ پر صوبہ بلوچستان میں چاغی کے مقام پر پے در پے پانچ ایٹمی دھماکے کر کے بھارت کا نہ صرف حساب چکا دیا بلکہ چھٹا ایٹمی دھماکہ کر کے اپنی ایٹمی صلاحیت کا لوہا بھی منوا لیا۔ ذیل میں پاکستان کے ایٹمی دھماکہ کرنے پر اسلامی دنیا کے ردعمل کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

ایران

ایران پاکستان کا قریبی ہمسایہ اور دوست اسلامی ملک ہے' جو اسلامی انقلاب کے بعد سے آج تک امریکہ کے زیر عتاب ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ کمال فرازی نے اسلام آباد میں اپنے ملک کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کا ایٹم بم پوری اسلامی دنیا کے لئے خوشخبری ہے' اس سے اسلامی امہ میں زیادہ اعتماد پیدا ہو گا۔ پاکستان کا ایٹم بم مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی ایٹمی صلاحیت کے لئے بھی ڈیٹرنٹ ثابت ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ایران پاکستان کے [illegible] تجربات کی بھرپور حمایت کرتا ہے کیونکہ پاکستان کے لئے [illegible] سطح پر توازن قائم کرنے کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا۔

سعودی عرب

سعودی عرب کو عالم اسلام اور عرب دنیا میں اہم مقام حاصل ہے' پاکستان کے ساتھ سعودی عرب کے تعلقات انتہائی گہرے اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ سعودی فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز نے سعودی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ کرنے کے بارے میں پاکستان کے موقف سے سعودی عرب مکمل اتفاق کرتا ہے۔ شاہ فہد نے کہا کہ بھارتی جارحیت سے فکر مند پاکستان اپنی سلامتی کے پیش نظر ایٹمی دھماکے کرنے پر مجبور ہوا۔ انہوں نے ایٹمی مسئلے پر عالمی برادری کے دوہرے معیار کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری نے اسرائیل کی ایٹمی صلاحیت کو اپنے معائنے سے خارج کر رکھا ہے۔

متحدہ عرب امارات

متحدہ عرب امارات کی وزارت خارجہ نے پاکستان کے ایٹمی تجربات کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکے کرنا پاکستان کا حق ہے تاکہ وہ اپنی سلامتی اور تحفظ کو یقینی بنا سکے۔

اسلامی امارت افغانستان

اسلامی امارت افغانستان کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکوں سے پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کا دفاع مضبوط ہو گیا ہے اور یہ دھماکے پوری امت مسلمہ کے لئے خوشی کا باعث ہیں۔ ان دھماکوں سے جنوبی ایشیاء میں طاقت کا توازن برابر ہو گیا ہے۔ بھارت کے دھماکے قابل مذمت ہیں' جنہوں نے پاکستان کو انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور کیا۔

تحریک آزادی فلسطین' حماس

فلسطین کی تحریک آزادی حماس کے روحانی پیشوا شیخ احمد یٰسین نے پاکستان کے ایٹمی تجربات کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تجربات مسلم امہ اور عرب ممالک کے لئے مفید ہیں۔ انہوں نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی طاقت بننے پر عرب ممالک اور مسلم امہ مضبوط ہو گی۔

شام

شام کے سرکاری اخبار کی طرف سے پاکستان کے ایٹمی تجربات کے بعد امریکی پابندیوں کو ہدف تنقید بناتے ہوئے تبصرہ کیا گیا ہے کہ امریکہ کی دوہری پالیسیوں کے بعد مختلف ممالک اپنی بقا اور سالمیت کے لئے ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کی کوشش کریں گے۔

اسلامی ممالک کے سفیروں کا ردعمل

پاکستان میں متعین اسلامی ممالک کے سفیروں نے کہا ہے کہ بھارت اور اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم نے پاکستان کے لئے خطرناک صورتحال پیدا کر دی تھی' اسلامی ممالک کے سفیروں نے پاکستان کو عالم اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت بننے پر مبارک باد دی اور دلی مسرت کا اظہار کیا۔ اسلامی ممالک کے سفیروں نے پاکستان کو اپنے ممالک کی طرف سے ہر ممکن مدد کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ کوئی اسلامی ملک امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی جانب سے پاکستان پر عائد کردہ پابندیوں کی حمایت نہیں کرے گا اور تمام مسلمان ممالک پاکستان کی مدد کریں گے۔ عرب اخبارات کے اداریوں میں پاکستان پر امریکہ کی طرف سے پابندیاں لگانے کے اقدامات کی مذمت کی گئی ہے۔ اخبارات کے مطابق پاکستان کے ایٹمی طاقت بننے پر مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں زبردست ردعمل سامنے آیا ہے۔ عرب ممالک یہ سوچ رہے ہیں کہ کس طرح "اسلامی بم" کے ذریعے اسرائیل کے ساتھ طاقت کا

"میری زندگی کا مقصد یہود و نصاریٰ کو جزیرہ نمائے عرب سے نکالنا ہے"

فرزند اسلام ــــ اسامہ بن لادن کے خیالات

☆ : حال ہی میں خبریں آئیں ہیں کہ مسجد نبویؐ کے امام شیخ عبدالرحمٰن حذیفی کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے بھی سعودی عرب میں امریکی افواج کی موجودگی کو خلاف اسلام قرار دیا تھا۔ ان کی گرفتاری پر آپ کیا تبصرہ کریں گے؟

○ : شیخ حذیفی نے ہمارے موقف کی حمایت کی ہے۔ ان شاء اللہ شیخ حذیفی کے دل کی آرزو ضرور پوری ہوگی۔ امریکی فوجوں کو حرمین شریفین سے ہر قیمت پر نکالیں گے۔

☆ : جہاد افغانستان کے دوران برہان الدین ربانی' گلبدین حکمت یار اور احمد شاہ مسعود وغیرہ سے آپ کا دوستانہ رہا لیکن آج یہ سب طالبان کے مخالف اتحاد میں شامل ہیں۔ اس صورت حال پر آپ کیا تبصرہ کریں گے؟

○ : احمد شاہ مسعود کے سوا سب افغان لیڈروں سے میرا تعلق رہا ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ امیرالمومنین ملا عمر سے میرا زیادہ رابطہ نہیں تھا لیکن عالم اسلام کے اس عظیم مجاہد نے ساری دنیا کی مخالفت مول لے کر ہمیں اپنا مہمان بنایا ہے۔ ربانی اور حکمت یار وغیرہ نے روسی فوجوں کے خلاف جو کردار ادا کیا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن جب ان لیڈروں نے دوستم جیسے کمیونسٹ اور نجیب اللہ جیسے اسلام دشمن کے ساتھ مل کر افغان عوام کی خواہشات کے خلاف مخلوط حکومت بنائی تو ہمیں افسوس ہوا۔ آج طالبان کی لڑائی دوستم سے بھی ہے اور امریکہ سے بھی' روس سے بھی ہے اور بھارت سے بھی۔ خود فیصلہ کریں مسلمانوں کو طالبان کا ساتھ دینا چاہئے یا کسی اور کا۔

☆ : آپ کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟

○ : میری زندگی کا مقصد یہود و نصاریٰ کو جزیرہ نمائے عرب سے نکالنا ہے۔ میں خاص طور پر پاکستانی مسلمانوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے مقصد کی حمایت کی ہے۔ یہ مقصد میرا نہیں ہر مسلمان کا ہونا چاہئے۔ یہ صرف سعودی عرب کا نہیں پورے عالم اسلام کا مقصد ہونا چاہئے۔

آج مسلمان بیدار ہو چکا ہے اور ساری دنیا کو بتا رہا ہے کہ میں زندہ ہوں آج کے بعد مسلمان کسی بڑی طاقت کا دست نگر نہیں رہے گا بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کی نصرت اور توکل کے ذریعہ اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے کام کرے گا تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور نبی کریم ﷺ کی بشارتوں کی روشنی میں ہم اپنے درج ذیل مقاصد کو حاصل کرسکیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

۱) مسلمانوں کے مقدس مقامات حرمین الشریفین اور فلسطین اب بہت جلد آزاد ہونے والے ہیں اس حقیقت سے صرف جاہل ہی انکار کرسکتا ہے۔

۲) اسلام دشمنوں کو اپنے مشترکہ عزائم کی تکمیل کا موقع صرف اس صورت میں میسر آیا کہ جب مسلمان اپنے دین سے دور ہوئے اور آپس کے اختلافات میں پڑے اور ان کے حکمرانوں نے خیانتیں شروع کر دیں۔

۳) تمام تجربات اور عوامل کی روشنی میں یہ بات بالکل عیاں ہو چکی ہے کہ آج مسلمان قوموں کے مسائل کا ایک ہی حل ہے وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ۔

۴) کتاب اللہ' احادیث مبارکہ اور علمائے امت کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ان حالات میں جبکہ مقدس مقامات کفار کے قبضہ میں ہوں اور عزت و ناموس کی بے حرمتی کی جاری ہو تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس کو ترک کرنے والا گنہگار ٹھہرتا ہے۔

۵) یہ جہاد ایک قیمتی موقعہ ہے آج کے علماء' مختلف جماعتوں کے پیشواؤں اور دینی لائن میں کام کرنے والے افراد کے لئے کہ وہ اس سے کم اہمیت کے مسائل کو متاخر کرکے جہاد کے عملی فریضہ کی تکمیل کے لئے اپنی کوششوں کو بروئے کار لائیں۔ ہم اس ضمن میں اپنی آخری گزارشات تمام علماء مفکرین اور اسلامی قیادتوں کی خدمت پیش کرتے ہیں اور یہ ہیں کہ وہ ایک "بین الاقوامی اسلامی مجلس" تشکیل دیں جس میں تمام جید علماء' داعیان کرام اور مفکرین امہ کو شامل کیا جائے۔

(بشکریہ : روزنامہ اوصاف' اسلام آباد)

توازن برابر کیا جاسکتا ہے۔ قطر کے اخبار "الرایا" نے عرب ممالک پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ مغرب کی طرح کے ایٹمی ہتھیار بنانے پر مسلم ممالک پاکستان کے جرات مندانہ اقدام پر اس کی بھرپور مدد کریں۔

عرب مجاہد اسامہ بن لادن

سعودی نژاد عرب مجاہد اسامہ بن لادن نے پاکستان کو کامیاب ایٹمی تجربات کرنے پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے پوری امت مسلمہ کے حوصلے بلند ہوں گے۔ یہودی اور صلیبی قوتوں کے بعد ہندو لابی کی طرف سے ایٹمی تجربات نے علاقے میں عدم توازن کی صورتحال پیدا کردی تھی۔ چنانچہ ان اسلام اور مسلم دشمن قوتوں کی پسپائی کے لئے پاکستان کے ایٹمی تجربات انتہائی اہم ہیں۔ اسامہ بن لادن کے ترجمان کے مطابق "پورا عالم اسلام امتحان کی اس گھڑی میں پاکستان کے عوام کے ساتھ ہے اور انہیں ہرگز تنہا نہیں چھوڑے گا"۔

ضرورت رشتہ

ایک دوشیزہ 'گورنمنٹ سکیل ۱۶' تعلیم ایم اے ایجوکیشن' عمر ۲۸ سال کیلئے موزوں رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں لیکن سید فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ : پروفیسر حافظ یوسف صاحب

حمید نظامی روڈ' محلہ نور پورہ' فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

فون : 874251 (04945)

دعا کی اپیل

علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے رفیق تنظیم جناب سلیم رحمانی صاحب کی والدہ چھت سے گر کر شدید زخمی ہو گئی ہیں۔ اُن کی ایک ٹانگ ناکارہ ہو گئی ہے۔ گردن کے مہرے مجروح ہونے کی وجہ سے وہ شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت یابی کیلئے تمام رفقاء سے دعا کی اپیل ہے۔

انتقال پُرملال

☆ ناظم دفتر حلقہ پنجاب شمالی جناب عبدالرشید کی اہلیہ رضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی ہیں۔

☆ جناب بشیر شاد (راولپنڈی کینٹ) کے والد محترم قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔

☆ راولپنڈی شہر کے عبدالواجد صاحب کے والد محترم کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا ہے۔

تمام رفقاء و احباب سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

حلقہ پنجاب شرقی لاہور کا خصوصی اجتماع

۳۰/ مئی کو بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم لاہور میں حلقہ لاہور کا خصوصی اجتماع ہوا۔ اجتماع کا آغاز لاہور چھاونی کے رفیق جناب محمد مبشر کے درس قرآن سے ہوا' موضوع درس "اہل ایمان کی صفات" تھا۔ انہوں نے کہا کہ دین سے وابستہ رہ کر ہی انسان اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتا ہے۔ رحمت اور محبت کے مابین فرق واتیاز کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رحمت باری تعالیٰ پوری کائنات پر محیط ہے جو ہر ضرورت مند کو اس کی احتیاج کے مطابق بغیر کسی خصوصی استحقاق کے ملتی رہتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے خود کو اللہ کے دین کیلئے وقف کرنا پڑتا ہے۔ محمد مبشر نے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ "مال و دولت دنیا اور رشتہ و پیوند" کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ' اس کے رسولؐ اور اللہ کی راہ میں جہاد کی محبت کا جائزہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ محبت خداوندی کیلئے رسول اللہ کی اتباع ہی بہترین ذریعہ ہے اس کے بعد دین حق کے غلبہ ونفاذ کے راستے کے مسافروں کے ساتھ اصل اور حقیقی تعلق قائم ہونا نہایت ضروری ہے۔ جب تک ہم مقصد ساتھی اپنے حقیقی بھائیوں سے بھی عزیز تر نہیں ہو جاتے' دین سے وفاداری کا تقاضا پورا نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ دین کے غلبہ ونفاذ کی جدوجہد میں توانائیاں لگانے سے گریز اور کوتاہی ایک لحاظ سے ارتداد ہی تو ہے۔

بعد ازاں امیر حلقہ پروفیسر فیاض حکیم صاحب نے جنوری تا مئی ۹۸ء کے دورانیہ پر حلقہ کی مختصر رپورٹ پیش کی جس کے ذریعے حلقہ میں شامل تنظیموں کی کارگزاری کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا۔

حلقہ کے خصوصی اجتماع میں امیر محترم مدظلہ کا خطاب نہیں تھا بلکہ رفقاء کے سوالوں کے جوابات دینے تھے مگر رفقاء کی طرف سے قابل ذکر سوالات نہ آنے کی بنا پر امیر محترم نے رفقاء کو آخری آسمانی ہدیت کی "چند آیات" پر مبنی تذکیری تحفہ عنایت فرمایا۔ یہ قرآنی تحفہ آیت الکرسی سے ماقبل پہلی آیت اور مابعد کی دو آیات پر مشتمل تھا۔ امیر محترم نے فرمایا آیت الکرسی کو خود حضورؐ نے قرآن مجید کی عظیم ترین آیت قرار دیا ہے۔ جو تعلق سورۃ العصر کا آیت البر کے ساتھ ہے' وہی نسبت سورۂ اخلاص کو آیت الکرسی کے ساتھ حاصل ہے۔ سورۂ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی معرفت یعنی توحید فی الذات کا بیان ہے تو آیت الکرسی میں توحید فی الصفات کا تذکرہ ہے۔ قرآن مجید نے واضح کر دیا کہ "بے شک راہ ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے' کسی کو زبردستی راہ حق اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ پوری اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کسی دور میں بھی کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا گیا' اگرچہ اسلام قبول کرنے کے بعد' اس کے پیرو کاروں کو لازماً احکامات الٰہی کی پابندی پر مجبور کیا جائے گا۔ اس لئے کہ اہل ایمان کیلئے "طاغوت" کے انکار کو شرط لازم قرار دیا گیا ہے۔

طاغوت کی وضاحت کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا بندگی کا اصل حق دار صرف خالق کائنات ہے۔ چنانچہ جب کوئی بندگی کی حدود تجاوز کرتا ہے تو گویا وہ اپنی حد سے نکل جاتا ہے۔ اجتماعی سطح پر طاغوت سے مراد اللہ کی حاکمیت کی بجائے غیر اللہ کی حاکمیت پر مبنی نظام کی اطاعت ہے۔ چنانچہ آج ہر اس ریاست اور ادارہ کو طاغوت کی حیثیت حاصل ہے جس میں حاکمیت خداوندی تسلیم نہیں کی جاتی۔ ہماری عظیم اکثریت اسی نظام کے اندر اپنی امنگوں اور آرزوؤں کی تکمیل کیلئے پھلنے' پھیلنے اور پھولنے کی تگ و دو میں مصروف کار ہے اور ہر شخص اس مقصد کیلئے گویا سردھڑ کی بازی لگا رہا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ انفرادی دائرے میں احکامات الٰہیہ پر عمل پیرا ہونے کے بعد طاغوتی نظام کے خاتمے کیلئے جدوجہد ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ لہٰذا زندگی کے ناگزیر اور لازمی تقاضوں اور مطالبات کی تکمیل کے بعد طاغوتی نظام کے خلاف جدوجہد میں سب کچھ وقف کیا جائے۔

ہر شخص اپنا جائزہ لے کہ کہیں وہ "طاغوت" کا وفادار تو نہیں ہے' اس کی چاکری تو نہیں کر رہا اور اسے تائید تو فراہم نہیں کر رہا' طاغوتی نظام کے خاتمے کے لئے اکیلا فرد کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا' لہٰذا غلبہ دین کی اجتماعی جدوجہد ہی وہ عروۃ الوثقیٰ ہے جو کبھی نہیں ٹوٹتا۔ غلبہ دین کی جانگسل اور پرخطر جدوجہد میں کسی زبردست اور طاقتور سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر انسان اس راستے کو اختیار کرے تو ﴿ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ﴾ کے مصداق "وفاداری بشرط استواری عین ایمان است" والا معاملہ بن جاتا ہے۔ طاغوت کا تختہ الٹ کر اللہ کی حاکمیت کا تخت بچھانے والوں کو لازماً اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ طاغوتی نظام درحقیقت بدترین گمراہی اور جہالت ہے جس سے بچنے کے لئے اسلام کا عادلانہ نظام قائم کرنا ہو گا۔ نماز عشاء کی ادائیگی پر یہ خصوصی اجتماع ختم ہو گیا۔

(رپورٹ : نعیم اختر عدنان)

اُسرہ تیمر گرہ کا ایک روزہ پروگرام

اُسرہ تیمر گرہ کا پانچ رکنی قافلہ ۲۵ / اپریل کو بمقام "لانی" ضلع دیر پہنچا۔ ذیلی حلقہ مالاکنڈ کے ناظم مولانا غلام اللہ حقانی سمیت نقیب اُسرہ محمد فہیم کے ہمراہ تین دیگر رفقاء بھی تھے۔ بعد نماز عصر مولانا غلام اللہ حقانی کا خطاب بعنوان "عبادت رب" ہوا۔ سامعین میں نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تھا' جنہوں نے ایک نئے انداز میں "عبادت رب" کے موضوع پر موثر گفتگو سنی۔ مولانا نے عبادت کا نہ صرف مکمل مفہوم بیان کیا ہے بلکہ اطاعت بذریعہ محبت بھی واضح کی۔ نماز مغرب کے بعد جناب محمد فہیم نے "اقامت دین کا طریقہ کار" کے موضوع پر مفصل گفتگو کی۔ نماز عشاء کے بعد میزبان حسین احمد صاحب اور ان کے بھائی عبدالحق صاحب پرنسپل ماڈل سکول لانی ضلع دیر اور دیگر احباب سے قیام پاکستان کے محرکات اور اسلامی نظام کے قیام کے ضمن میں رکاوٹوں پر گفتگو ہوئی۔ نماز فجر کے بعد غلام اللہ حقانی نے سورۂ فاتحہ کا درس دیا۔ درس کے بعد مسجد میں مقیم تبلیغی حضرات سے تعارف ہوا۔ محمد فہیم صاحب نے "اقامت دین کا طریقہ" کے ضمن میں انقلابی مراحل بیان کئے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انتخابات سے نہیں بلکہ انقلابی عمل ہی سے نظام تبدیل ہو گا۔ نماز عصر کے بعد سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے ریٹائرنا یا سوال آیا کہ "دینی جماعتیں کیوں متحد نہیں ہو جاتیں؟" یہ سوال تیمر گرہ بار کونسل کے ایک وکیل محمد ہارون نے کیا تھا' موصوف نے چند دیگر سوال بھی کئے۔ دوسرا سوال جناب عبدالحق پرنسپل مسلم ماڈل سکول کا تھا کہ "تنظیم اسلامی کی اب تک کی کامیابیاں کیا ہیں؟"

ان تمام سوالات کے شافی جوابات جناب محمد فہیم نے دیئے۔ اس گاؤں میں جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کا بہت زور ہے۔ چونکہ دونوں نظریات والے لوگ موجود تھے اس لئے سوال و جواب بھی بڑے دلچسپ ہوئے۔ آخر میں فہیم صاحب نے اس دعا پر اس مجلس کے اختتام کا اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے' ہمیں ایک دوسرے کے نزدیک لائے اور اپنی رضا نصیب کرے۔ شام ساڑھے چھ بجے مجلس کا اختتام ہوا' نماز مغرب تیمر گرہ پہنچ کر ادا کی گئی۔ یہاں مکتبہ بھی لگایا گیا تھا جس سے کئی احباب نے استفادہ کیا۔ رابطے کے لئے تعلیم یافتہ اور سنجیدہ احباب کے پتے بھی نوٹ کئے گئے۔

(مرتب : احسان الودود)

طبیہ کالج فیصل آباد میں دعوتی پروگرام

مرکز کی طرف سے اساتذہ اور پروفیسرز صاحبان تک تنظیم اسلامی کی دعوت پہنچانے کی ہدایت کی گئی ہے' چنانچہ راقم نے اس مہم کا آغاز اپنے ہی مادرِ علمی سے کیا۔ پرنسپل طبیہ کالج فیصل آباد جناب منصور العزیز نہایت ہی شریف اور شفیق استاد ہیں۔ جب اُن سے دین کے حوالے سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا گیا تو انہوں نے کمال مہربانی سے فوراً ہی حامی بھرلی۔ ڈاکٹر عبدالسمیع نے ۵۰ منٹ تک خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب ہمارے سامنے کسی دیندار شخص کا تصور آتا ہے تو فوراً یہ تخیل اُبھرتا ہے کہ وہ شخص نماز' روزہ اور زکوٰۃ کا پابند ہو گا اور اگر اس کا چہرہ سنت نبوی ؐ سے مزین ہو تو سونے پہ سہاگے والی بات ہے۔ لیکن ہمارے پیش نظر یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ اُس کا رزق حرام کا ہے یا حلال کا اور کیا وہ غیر اسلامی رسومات سے اجتناب کرنے والا بھی ہے کہ نہیں!

قرآن حکیم ہمیں حکم دیتا ہے کہ "اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو' بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"۔ شیطان کی یہ خواہش ہے کہ انسان دین پر پورے کا پورا کاربند نہ ہو بلکہ وہ صرف نماز' روزہ اور زکوٰۃ تک محدود رہے۔ دین کی دعوت اور اقامت کا خیال بھی انسان کے ذہن میں نہ آنے پائے۔ ڈاکٹر عبدالسمیع نے کہا کہ اقامت دین کا کام اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی سے کروانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ کو متعدد معجزات عطا کئے لیکن نفاذِ شریعت کا مرحلہ پیش آیا تو کوئی معجزہ رونما نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اقامت دین کا کام کرنے والے لوگوں کو لازماً میدان عمل میں آنا پڑتا ہے۔ یہ جدوجہد اکیلے نہیں بلکہ جماعت کی شکل میں ہی ہو سکتی ہے اور جماعت بھی وہ جس کا ڈھانچہ نظام بیعت پر استوار ہو۔ (رپورٹ: حکیم محمد سعید)

اُسرہ گوجر خان کی سرگرمیاں

اُسرہ گوجر خان کے رفقاء نے ۱۰ محرم الحرام کو "نبی اکرم ﷺ کے مقصد بعثت" کے عنوان پر ایک لیکچر کا اہتمام کیا۔ تنظیم اسلامی راولپنڈی کے امیر شمیم صاحب نے لیکچر دیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ؐ کی بعثت کا مقصد انسانیت کو ظلم و برائی کے اندھیروں سے نکال کر عدل و انصاف اور نیکی کی روشنی میں لانا ہے۔ نبی اکرم ؐ کی بعثت سے پہلے جزیرہ نما عرب شرک' سود' زنا' ظلم و ستم چوری' ڈاکے' عریانیت' لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے اور دیگر بہت سی شرمناک برائیوں میں غرق تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر ایک عظیم احسان کر کے اپنے آخری نبی محمد ؐ کو کتاب مبین دے کر مبعوث فرمایا۔ آپ ؐ نے ایمان کی آگ دلوں میں روشن کر کے قرآن کے ذریعے اُن کا تزکیہ کیا اور پھر جہاد کے ذریعے انفرادی اور اجتماعی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ یہاں تک کہ چہار سو ایک ہی نعرہ گونجتا ہوا محسوس ہوا کہ "حق آگیا اور باطل مٹ گیا" بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا"۔

اللہ کے دین کو جزیرہ نمائے عرب میں نافذ کر دیا گیا۔ انسانی حقوق' اخوت و مساوات اور عدل و انصاف جیسے زریں اصولوں پر اسلامی حکومت کی بنیاد رکھ دی گئی۔ نبی اکرم ؐ کی وفات کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گئی۔ اس دور میں نبوی انقلاب کو دوسرے علاقوں تک پہنچایا گیا لیکن پھر آہستہ آہستہ اسلام کی پرشکوہ عمارت منہدم ہونے لگی' چنانچہ آج ہم پھر دورِ جاہلیت میں زندہ ہیں اور اللہ کے دین کو مغلوب کر دیا گیا ہے۔ آج پھر ہم شرک' سود' زنا' چوری' ڈاکے' رشوت جیسی شرمناک برائیوں میں ملوث ہو چکے ہیں۔ اب کوئی نبی ؐ نہیں آئے گا بلکہ اب اسی اُمت کو ہی بعثت نبوی کی تکمیل کا کام کرنا ہے' جس کے لئے ہمیں سیرت النبی ؐ کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا۔ ہمیں اپنا عقیدہ درست کرنے کے بعد ایک ایسی تنظیم بنانا ہوگی جو انقلاب برپا کر سکے۔ انقلاب کے مراحل میں دکھ اور تکالیف بھی برداشت کرنا ہوں گی' یہاں تک کہ اقدام کا مرحلہ آ جائے اور نظام باطل کو اکھاڑ پھینکا جائے۔ اسی انقلاب کے لئے تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی قیادت میں کام کر رہی ہے کہ اللہ کا دین اولاً پاکستان میں قائم و غالب ہو جائے' جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے عرب میں ہوا تھا۔ اس کے بعد اس انقلاب کے اثرات و ثمرات کو پوری دنیا میں پھیلا دیا جائے۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی' شمیم صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ (رپورٹ: ظفر الاسلام)

رفقاء جہلم کی دعوتی سرگرمیاں

۱۲ مئی کو جہلم چوک میں بعد نماز عصر تا مغرب دعوتی پروگرام ہوا' جس میں مکتبہ لگایا گیا اور دکاندار حضرات کو دعوتی پیغام پر مبنی پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا۔ جناب محمد اشرف نے "نظام خلافت کی برکات" بیان کیں۔ احباب میں تنظیم اسلامی کا بنیادی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

(رپورٹ: محمد حسین)

رفقاء کراچی کا ماہانہ تربیتی پروگرام

حلقہ کراچی کا ماہانہ تربیتی پروگرام ہر ماہ کے پہلے اتوار کو منعقد ہوتا ہے۔ پروگرام کا بنیادی مقصد رفقاء کی تربیت ہے لیکن احباب کی شرکت کی بناء پر اس کی نوعیت دعوتی بھی تھی۔ 3/ مئی کو ہونے والے پروگرام کا آغاز حسب معمول انجینئر نوید احمد کے درس قرآن سے ہوا۔ موضوع **"لا محبوب الا اللہ"** تھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں عورت' مال و اولاد' نشان زدہ گھوڑے اور زرعی زمینوں کی محبت پیدا کر دی ہے۔ انسان زن' زر اور زمین کا دلدادہ رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں انسان کو دنیا کی عارضی زندگی میں برتنے کے طور پر دی ہیں۔ انسان کا مطلوب یہ چیزیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ان چیزوں کو برت کر حاصل کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانی کشتی کے لئے ناگزیر ہے لیکن اس وقت جب کہ پانی کشتی کے نیچے رہے۔ پانی کا کشتی میں داخل ہونا' اس کے غرق ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ان چیزوں کی محبت میں اگر انسان اپنے آپ کو غرق کر دے تو یہ اس کی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی محبت کی منزل کو پانے کے لئے قرآنی سلوک کے سنگ ہائے میل تجدید ایمان' صبر کے مراحل جو غلبہ دین کی جدوجہد کے دوران آتے ہیں ان پر ثابت قدمی' راست بازی' اللہ کی راہ میں اس کی عطا کردہ ہر نعمت کا انفاق' اللہ کی بندگی میں یکسوئی اور رات کے پچھلے پہر کا استغفار شامل ہیں۔ جلال الدین اکبر کے ذمہ مطالعہ حدیث تھا۔ عابد جاوید خان کے ذمہ اسوۂ صحابہ ؓ پر گفتگو کرنا تھا۔ انہوں نے حضرت براء بن مالک ؓ کے حالات زندگی بیان کئے۔

اختتامی خطاب امیر حلقہ جناب محمد نسیم الدین کا تھا۔ انہوں نے مقررین و مدرسین کی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے حکومتی سطح پر دین کے غلبہ کے اقدامات کو موخر کرنے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے رفقاء پر غلبہ دین کی جدوجہد کی اہمیت کو واضح کیا۔ (رپورٹ: محمد سمیع)

حلقہ شرقی پنجاب کا
ساہیوال میں دو روزہ پروگرام

یکم مئی کو حلقہ شرقی پنجاب کے زیر اہتمام ایک دو روزہ دعوتی و تربیتی اجتماع میں امیر حلقہ جناب فیاض حکیم کی جانب سے تنظیم' اُسرہ کی سطح پر رفقاء کو ذاتی طور پر تین ماہ کے دوران کچھ ٹارگٹ دیئے گئے تاکہ حلقہ اور مقامی تنظیموں کے ساتھ ساتھ رفقاء کی کارکردگی کو بھی آگے بڑھایا جا سکے۔ ایک ٹارگٹ یہ بھی ہے کہ تین ماہ کے عرصہ میں ہر رفیق کم از کم ایک دو روزہ پروگرام میں ضرور شرکت کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ان تین ماہ میں کئی دو روزہ پروگراموں کا شیڈول ترتیب دیا جا چکا ہے جن میں ۲۳' ۲۴/ مئی' ۶' ۷/ اور ۲۰' ۲۱/ جون کے دو روزہ پروگرام شامل ہیں۔ رفقاء کو مطلع کیا گیا کہ وہ ۲۲/ مئی کو عشاء کے وقت تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر واقع گڑھی شاہو میں بعد نماز عشاء تشریف لے آئیں تاکہ علی الصبح روانگی ہو سکے۔ دو روزہ پروگرام میں شریک رفقاء کی تعداد چودہ تھی' جن کے نام یہ ہیں۔ نثار احمد خان' امجد محمود' عامر احسان' محسن سلیم' محمد عابد قریشی' مبارک گلزار' صغیر احمد' مجیب الرحمٰن' محمد احمد' فرقان دانش خان' شجاع الدین' نصیر احمد' امجد ظہور اور شاہد وسیم۔

حلقہ پنجاب شرقی کے نائب ناظم جناب محمد اشرف وصی نے امارت کی ذمہ داری سنبھالی۔ یہ قافلہ صبح سات بجے گڑھی شاہو لاہور سے روانہ ہو گیا۔ دوران سفر رفقاء کو اس سفر کی اہمیت اجاگر کرنے کی ذمہ داری راقم کو سونپی گئی تاکہ اس وقت کو بھی آخرت کا توشہ بنایا جا سکے۔ رفقاء کے سامنے یہ بات رکھی گئی کہ اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے' جس نے اپنے دین کی سربلندی کے لئے اس مصروف

ترین دور میں دو دن فارغ کرنے کی توفیق دی۔ ساہیوال جانے کے لئے رائیونڈ' چونیاں اور پتوکی کا روٹ اختیار کیا گیا۔ رائیونڈ میں ناشتے کے بعد یہ کارواں اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ اس دوران رفقاء کے تفصیلی تعارف کا مرحلہ آیا' جس میں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا اور آدھے سے زیادہ سفر طے ہو گیا۔ لب سڑک عوامی ہوٹل میں چائے کے بعد قافلہ کی روانگی ہوئی تو رفقاء سے کہا گیا کہ وہ کوئی ایک آیت یا حدیث سنائیں جو جذبہ عمل کے حوالے سے رفقاء کی تذکیر کا باعث بنے۔ یہ کارواں ۱۱:۳۰ بجے ساہیوال میں داخل ہوا۔ ساہیوال میں پہلا پڑاؤ جناب احمد رضا برکی کے گھر واقع فرید ٹاؤن میں ہوا۔ برکی صاحب نے مہمانوں کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ جناب اشرف وصی راقم کو اپنی غیر حاضری میں امارت کی ذمہ داری سونپ کر میزبان جناب احمد رضا برکی کے ہمراہ تنظیم اسلامی ساہیوال کے مقامی رفقاء سے رابطہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ راقم نے امیر قافلہ کی ہدایت کے مطابق توحید کے ثمرات اور ایک مومن کی زندگی پر اس عقیدہ کے باعث مرتب ہونے والے اثرات پر مذاکرہ منعقد کیا۔ نثار احمد خان نقیب اُسرہ سنت نگر لاہور کو دعوت دی گئی کہ وہ مطالعہ لٹریچر کے ضمن میں حضرت مصعب بن عمیرؓ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالیں۔ اس پروگرام میں بھی تمام رفقاء نے باری باری حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زندگی کے مختلف واقعات بیان کئے' جن سے یہ بات سامنے آئی کہ حضرت مصعبؓ کی زندگی دین کا کام کرنے والوں خصوصاً نوجوانوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس بات نے سب سے زیادہ رفقاء کے دل پر اثر کیا وہ یہ تھی کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ ہی کی تبلیغی و دعوتی مساعی کے نتیجے میں مدینہ میں وہ فضا بن سکی جو مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ ہجرت اور ایک اسلامی ریاست کے قیام کا ذریعہ بنی۔ نماز ظہر قریبی مسجد میں ادا کی گئی۔ دو بجے تک اشرف وصی صاحب واپس تشریف لا چکے تھے' انہوں نے بتایا کہ کئی ایک مقامی رفقاء سے ذاتی رابطہ ہوا ہے جن میں شیخ مقصود اور شیخ بشیر قابل ذکر ہیں۔ ان رفقاء کی وساطت سے دو روزہ پروگرام کے سلسلے میں مختلف مقامات پر دعوتی پروگرام طے ہو گئے ہیں تاکہ ساہیوال شہر میں تنظیم کی دعوت عوام الناس تک پہنچائی جا سکے۔ کھانے کے بعد رفقاء کو آرام کا وقت دیا گیا۔ نماز عصر سے کچھ دیر پہلے تمام رفقاء کو شہر کی جامع مسجد "نور و برکت" بمقام مزدور پلی لے جایا گیا' جہاں نماز عصر کے بعد نثار احمد خان نے "آیۂ بر" کے حوالے سے نیکی کی حقیقت واضح کی۔ نماز مغرب کے بعد برکی ہاؤس کے نزدیک فرید ٹاؤن میں ایک کارنر میٹنگ منعقد ہوئی جس میں اہل علاقہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ شرکاء جلسہ سے امیر قافلہ جناب اشرف وصی نے انتہائی موثر انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے تمام مسائل کا حل نفاذ دین میں مضمر ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایٹمی دھماکے اور نفاذ اسلام کی صورت میں پاکستانی حکمرانوں کو امریکہ کی ناراضگی کا خطرہ ہے۔ چنانچہ آج پاکستان کے پاس یہ موقع ہے کہ وہ بیک وقت دونوں اقدام کر کے ایک طرف اللہ اور رسول سے دوستی کر لیں تو دوسری طرف اللہ کے حکم "**اعدوا لھم ما استطعتم**" کو پورا کرتے ہوئے فوری ایٹمی دھماکہ کر دیں۔ ان دونوں اقدام کے نتیجے میں پاکستان اللہ کی مدد اور نصرت کا مستحق ہو جائے گا۔ اور "**وانتم الاعلون ان کنتم مومنین**" کے مصداق بالآخر پاکستان اسلام کے عالمی غلبہ کی نبویؐ خوشخبریوں میں اپنا رول ادا کر سکے گا۔ پروگرام کے اختتام پر شرکاء میں "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" نامی کتابچہ اور تنظیم اسلامی کے انقلابی طریقہ کار پر مشتمل تعارفی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعد نماز عشاء شیخ بشیر صاحب کی وساطت سے منگمری بسکٹ فیکٹری کی خوبصورت مسجد میں درس قرآن کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ نثار احمد خان نے درس قرآن دیا' کافی رات گزرنے کے باوجود شرکاء نے بڑی دلجمعی اور دلچسپی سے درس سنا۔ درس کے اختتام پر رفقاء نے مسجد میں رکھے گئے غلاف کعبہ کے ٹکڑے دیکھے اور بیت اللہ کی زیارت کی خواہش سے معمور ہو کر واپس لوٹے۔

رفقاء نے رات کو مسجد فاروق اعظم' فرید ٹاؤن میں قیام کیا۔ اگلے دن صبح ناشتے کے فوراً بعد حسب پروگرام امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے بھتیجے سلیم عبداللہ تشریف لے آئے' جنہوں نے رفقاء کو ساہیوال میں امیر محترم کے گھر اور کلینک کا دورہ کرایا۔ رفقاء نے محلّہ بلال گنج نزد لیاقت چوک میں واقع ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ اور کلینک کے در و دیوار کو انتہائی شوق اور محبت سے دیکھا اور سلیم عبداللہ سے مختلف سوالات کئے۔ یہاں سے فارغ ہو کر رفقاء واپس مسجد فاروق اعظم آ گئے' جہاں ان رفقاء سے درس دینے کو کہا گیا جنہوں نے پہلے کبھی درس نہیں دیا تھا۔ امیر قافلہ جناب اشرف وصی نے اس تربیتی پروگرام کے اختتام پر کہا کہ سب حضرات نے بہت ہی اچھے انداز میں درس دیا ہے۔ درس کے بعد دعوت کے حوالے سے رفقاء کے ذہنوں میں تنظیم کا فکر نقش کرنے کی غرض سے ایک مذاکرہ ہوا' جو ظہر تک جاری رہا۔ مذاکرے میں تنظیم اسلامی کے قیام کا مقصد' عبادت رب اور مراسم عبودیت کا باہمی تعلق' منہج انقلاب نبویؐ کے مراحل اور ان کا باہمی تعلق اور جہاد فی سبیل اللہ جیسے موضوعات شامل تھے۔ جناب اشرف وصی نے انتہائی خوبصورتی سے یہ مذاکرہ conduct کیا۔

نماز مغرب کے بعد یہ قافلہ واپسی کے لئے عازم سفر ہوا۔ راستے میں ذاتی رابطے کو بہتر بنانے کے سلسلے میں تمام رفقاء نے ایک مذاکرے کی شکل میں اپنی اپنی آراء پیش کیں۔ دوران سفر رفقاء کو مختلف موضوعات پر اشرف وصی صاحب کی زندگی کے حاصل مطالعہ اور تجربات پر مبنی گفتگو سے فیض یاب ہونے کا موقع بھی ملا۔ رفقاء نے دو روزہ میں شرکت کو اقامت دین کا کام کرنے کے سلسلے میں دعوتی و تربیتی لحاظ سے نئی توانائیوں' نئی امنگوں اور نئے جوش کے حصول میں انتہائی ممد و معاون اور مفید قرار دیا اور آئندہ نئے رفقاء کے ساتھ باقاعدگی سے دو روزہ پروگراموں میں شرکت کا عزم کیا۔

بقیہ : اداریہ

بالادستی کے قیام یا بالفاظ دیگر "دستور خلافت کی تکمیل" کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ اسی امر کی جانب امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان نے میاں نواز شریف کو ایک اخباری اشتہار کے ذریعے متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے جس کا عکس صفحہ ہذا پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ہم اگر اسلامی بم کے معاملے میں امریکی دباؤ کو مسترد کر سکتے ہیں اور اس حوالے سے تمام معاشی پابندیوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں تو سودی نظام کے خاتمے کے ذریعے اللہ اور رسول کے خلاف جاری جنگ کو بند کرنے اور دستور میں قرآن و سنت کی غیر مشروط بالادستی کے ذریعے اللہ کی مدد اور رحمت کے حصول کی خاطر امریکہ اور آئی ایم ایف کے دباؤ کو مسترد کیوں نہیں کر سکتے!! ـــــ نفاذ شریعت کے نتیجے میں عالمی مالیاتی اداروں کی جانب سے جن معاشی پابندیوں کا ہمیں اندیشہ تھا' اُن کے خوف سے تو اللہ نے پہلے ہی ہمیں آزاد کر دیا ہے اور ہم انہیں پہلے ہی خوش آمدید کہہ چکے ہیں۔ غالب کے اس شعر کے مصداق کہ "رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو" اب ہمیں کھٹکا کس بات کا ہے۔ ہم یہ بات یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ سودی نظام کے خاتمے اور دستور پاکستان میں قرآن و سنت کی مکمل بالادستی کو قائم کرنے کے ضمن میں حالات جس درجے سازگار آج ہیں' اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔

اب تک جو کچھ ہوا اس میں زیادہ دخل حالات کے جبر کا تھا۔ میاں نواز شریف صاحب کا اصل امتحان اب شروع ہوا ہے۔ ایٹمی دھماکے کے ضمن میں اللہ کی غیبی تائید کا بچشم سر مشاہدہ کرنے کے بعد بھی اگر میاں نواز شریف صاحب نے یہ "خالص دینی دھماکہ" نہ کیا اور اس درجے موافق و سازگار حالات سے بھی فائدہ نہ اٹھایا تو یہ انتہا درجے کی محرومی اور شقاوت ہو گی ؎

موسم اچھا ' پانی وافر ' مٹی بھی زرخیز
جس نے پھر بھی کھیت نہ سینچا وہ کیسا دھقان!

تنظیم اسلامی ملتان کینٹ ' نئے امیر کا تقرر

حلقہ پنجاب جنوبی میں شامل تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کے امیر ڈاکٹر عمر علی خان نے اپنی بعض ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایک سال کے لئے معذرت کی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے رفقاء کی آراء اور امیر حلقہ کی سفارش پر جناب کامران طفیل کو تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کا امیر مقرر کر دیا ہے۔

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷، شمارہ ۲۱
سالانہ زرِ تعاون - /۳۵۰ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۳-۵۸۶۹۵۰۱

معاونین برائے تحریر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

قلم برداشتہ

تھینک یو! مسٹر واجپائی

تحریر: مرزا ندیم بیگ

پاکستان نے بھارت کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے جواب میں اپنے چھ دھماکوں کی سیریز ۲۸ مئی کو شروع کر کے ۳۰ مئی کو مکمل کر لی۔ پاکستانی حکومت کا دھماکوں کے ضمن میں فیصلہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم "کفار کے مقابلے میں تیاری مکمل رکھو" کی تعمیل اور پاکستان کے غیور اور باغیرت عوام کی آرزوؤں و امنگوں کی تکمیل کا مظہر تھے، جس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہو گا۔

ایٹمی دھماکوں کے بعد مملکت خداداد پاکستان نے عالم اسلام کی پہلی اور دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ اس موقع پر ہمیں اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد اپنے قومی ہیروز جن میں سرفہرست نامور ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان، افواج پاکستان کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت اور وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف کا بھی خصوصی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہوں نے مملکت خداداد پاکستان کو دنیا بھر میں ممتاز مقام دلوایا۔

ان تینوں اصحاب کا شکریہ ادا کرنا تو ہم پر واجب تھا ہی مگر اس موقع پر ہمیں بھارت کے انتہاپسند ہندو رہنما اور بقول بھارتی اپوزیشن "احمق وزیر اعظم" مسٹر اٹل بہاری واجپائی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہوں نے دھماکوں کی حماقت کر کے پاکستان کو عالم اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت ہونے کا اعزاز حاصل کرنے کا موقع مہیا کر دیا۔ اگر بھارتی وزیر اعظم ایسا نہ کرتے تو نا معلوم ہم کب اپنی ایٹمی قوت کا اظہار کر پاتے۔

پاکستان کو ایٹمی طاقت بنوانے کے علاوہ مسٹر واجپائی کا پاکستانی قوم پر دوسرا احسان یہ ہے کہ انہوں نے ۱۹۴۷ء اور ۱۹۶۵ء کے بعد دوسری مرتبہ ہمیں ایک قوم ہونے کا موقع فراہم کیا یعنی اس موقع پر ہم تمام تعصبات بھول کر بنیان مرصوص کی صورت اختیار کر گئے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ہمیں ملک کے اندر جنم لینے والے فتنوں سے بھی بچا لیا جن میں سرفہرست پختونخوا کا مسئلہ، شیعہ سنی منافرت کا فتنہ، کراچی میں "حقیقی" اور "حق پرست" کی خونی جنگ، توہین رسالت ﷺ کے مسئلے پر فیصل آباد میں جان بشپ کی مبینہ خودکشی اور اس مسئلے پر مسیحی برادری کی توڑ پھوڑ جیسے لاتعداد مسائل سے ہمیں فی الفور نجات دلا دی۔ ان تمام معاملات کو بھلا کر سندھی، بلوچی، پٹھان، پنجابی، کشمیری، بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث کو ایک قوم بنا دیا۔

مسٹر واجپائی! ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آپ نے جنوبی ایشیا میں طاقت کے توازن کو بگاڑ کر ہمیں دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بنا دیا۔ مسٹر واجپائی! پوری امت مسلمہ ہمارے خلاف آپ کی نفرت و عداوت سے آگاہ ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ نفرت و عداوت آپ کے "مہا بھارت" پر مسلمانوں کی صدیوں پر محیط حکمرانی کا نتیجہ ہے۔

ہندو قوم نے مسلمانوں کو کبھی بھی دل سے تسلیم نہیں کیا لہٰذا ہندو کو جب بھی موقع ملا اُس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ چنانچہ پچاس سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ہندو نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ اسلام اور مسلمان دشمنی میں بھارت میں ہندومت کے احیاء کی تحریک برپا ہو چکی ہے۔ اسی تحریک کا شاخسانہ ہے کہ بھارت میں آر ایس ایس (راشٹریہ سیوک سنگھ) بی جے پی (بھارتیہ جنتا پارٹی) اور دیگر اسلام دشمن اور انتہاپسند جماعتوں اور تحریکوں نے جنم لیا جن کا نعرہ یہ ہے کہ

مسلمانوں کے دو استھان --- پاکستان یا قبرستان

برصغیر پاک و ہند میں ایٹمی طاقت کے حصول کی دوڑ کا آغاز کرنے کا "شرف" بھی بھارت سرکار ہی کو حاصل ہے جس نے ۱۸ مئی ۱۹۷۴ء کو پوکھران (راجستھان) میں دھماکہ کر کے دنیا کی چھٹی ایٹمی طاقت ہونے کا اعلان کیا تھا۔ بھارت کے ردعمل میں پاکستان کے اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو پر بھارت کے ایٹمی دھماکے کا جواب دینے کا بھوت سوار ہو گیا۔ بھٹو کا یہ تاریخی آج بھی زبان زد عام ہے کہ "گھاس کھائیں گے مگر ا بنائیں گے" اس سلسلے میں انہوں نے امریکی اور م ممالک کے دباؤ کو قبول کرنے سے یکسر انکار کرتے ہو ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول کا اعلان کیا۔ پاکستان میں بموں کے خالق نامور مسلمان سائنس دان ڈاکٹر عبدالق خان کو متعارف کروانے کا سہرا بھی انہی کے سر ہے جو دنوں ہالینڈ اور بلجیم میں کام کر رہے تھے۔

بھٹو کے بعد جنرل ضیاء الحق نے بھی امریکی دباؤ باوجود اس پروگرام کو جاری و ساری رکھا۔ پاک فوج سابق سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ کے بقول پاکستان ضیاء الحق کے دور ہی میں ایٹم بم بنانے کی صلاحیت حا کر لی تھی۔ ضیاء الحق کے بعد بے نظیر بھٹو اور نواز شر پر ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کے لئے زبردست رہا مگر پاکستان کا ایٹمی پروگرام بغیر کسی رکاوٹ کے جا رہا۔ اس پروگرام کے حوالے سے سابق صدر غلام اسح خان کا رول بھی قابل قدر ہے۔

دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ دھماکے پاک دھماکوں کے مخالف امریکہ بہادر نے کئے جس کے دھما کی تعداد ایک ہزار ۳۰ ہے۔ دوسرے نمبر پر روس ۷۱۵ فرانس نے ۲۰۹ برطانیہ اور چین نے ۴۵، ۴۵، بھارت اور پاکستان نے ۶، ۶ دھماکے کئے ہیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پاکستان اگر ا دھماکوں میں مزید تاخیر کر دیتا تو بھارت آزاد کشمیر پر حملے تیاری مکمل کئے بیٹھا تھا۔ یہ بھی واجپائی کا احسان ہے ک نے دھماکے کر کے کشمیر بچا لیا اور باقی بھی ان شاء اللہ وا لیں گے۔ مسٹر واجپائی! ہم ایک بار پھر آپ کا شکریہ کرتے ہیں اور "بھگوان" سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ آ سے ایسی مزید حماقتیں کروائے گا جو وطن عزیز پاکستان ترقی و خوشحالی کا باعث ہو نگی۔